یہہ کتاب شیعہ مذہب کی ہی غیر مذہب کے لوگ نہ دیکھین

الحمد للہ رب العلمین

درین زمان سعادت اقتران سالہ

مسمےٰ

ثبوت وراثت انبیاء

سجاد حسین ابن سید محمد حسین مرحوم مغفور نے

لکھکر

صن آنکسے کشا
مطبع نکلسنہ ئع
ربہ فیض ساعہ

بار اول ۵۰۰ — نمبر رجسٹر ۳۶۸ — قیمت مجلد ۳/

Presented by Ziaraat.Com

SALAR JUNG ESTATE LIBRARY
(Oriental Section)
URDU PRINTED BOOKS
۳۳۲
۱۹۶۲
۲۳۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت سید انبیاء و منقبت شیر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیر پر تقصیر
سید سجاد حسین ابن سید محمد حسین مرحوم و مغفور ساکن موضع بہیرہ سادات
واقعہ سادات بارہ ضلع مظفرنگر اپنے برادران ایمانی کی خدمت باسعادت میں عرض
کرتا ہے کہ دینولا ایک رسالہ مسمّٰی بہ تائید غیب مولفہ محمد عبدالسمیع بنارسی میری
نظر سے گذرا رسالہ مذکور کے (۱۶) صفحہ ہیں۔ اور مطبع جواہر اکسیر بنارس میں چھپا ہے۔
خلاصہ تمام تحریر کا یہہ ہے۔ کہ انبیاء علیہ السلام کے نہ وراثت ہوتی ہے اور نہ
ورثا کو اون کے متروکات سے حصہ ملتا ہے پس شیعہ جو کہتے ہیں کہ سیدہ نے
خلیفہ ابوبکر کی کچہری میں دعویٰ وراثت دائر کیا۔ چونکہ حقیقت میں نبیوں کی وراثت
نہیں ہوتی لہذا سمجھا گیا کہ اون کا دعویٰ غلط تھا اور خلیفہ ابوبکر صاحب نے جو اس بارہ
میں فیصلہ صادر فرمایا وہ صحیح تھا۔ مولف صاحب نے دو ایک روایتیں اپنی کتابوں کی
اور ایک روایت کافی کی بہ ثبوت اس کے کہ انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی پیش کی ہیں

روایت کافی یہہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے

اِنَّ الاَنبیاءَ لَم یُوَرِّثوا دِرہَماً وَلَا دِینَاراً وَاِنَّمَا وَرَّثُوا اَحادِیثَ مِن اَحادِیثِہِم فَمَن اَخَذَ بِشَیءٍ مِنہَا فَقَد اَخَذَ حَظّاً وَافِراً

مولف صاحب لکھتے ہین کہ ہمنے بہ مشورۂ چند احباب مولوی غلام حسنین صاحب کنتوری مقیم بنارس کیخدمت مین بغرض جواب اس حدیث کو پیش کیا جس کا جواب اونھون نے یہہ دیا - کافی مین باب صفۃ العلم و فضیلت علم و علما مین یہہ حدیث وارد ہوئی ہے -

عَن اَبِی عَبدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ العُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الاَنبِیَاءِ وَذٰلِکَ اِنَّ الاَنبِیَاءَ لَم یُوَرِّثُوا دِرہَماً وَلَا دِینَاراً وَاِنَّمَا اَورَثُوا اَحادِیثَ مِن اَحادِیثِہِم الآخرۃ

ترجمہ جناب صادق نے فرمایا کہ تحقیق علما وارث ہین انبیا کے اور یہہ بات یون ہے کہ انبیا نے درہم و دینار نہین چھوڑا ہے - بلکہ اپنی حدیثین چھوڑی ہین آخر حدیث تک - مراد حضرت کی یہہ ہے کہ علما نے وراثت انبیا مین درہم و دینار نہین پایا ہے - جیسی کہ وارثان شرعی اپنے مورث سے پاتی ہین - اور یا یہ مراد ہے کہ علما کی واسطے انبیا نے درہم و دینار وراثت مین نہین چھوڑا ہے بلکہ علم انبیا کے علما وارث ہین - پس اس حدیث مین وراثت متروکہ کی مراد نہین ہے اس لئیے کہ وہ وراثت تو رشتہ دارون کی ہوتی ہے - اور عالم دین کی وراثت علمی ہے کچھ قرابت و رشتہ داری سے تعلق نہین رکھتی ہے کوئی عالم دین کسی کنبہ و قبیلہ کا ہو وارث نبی نہ ہوگا دوسرے حدیث مین وارد ہے علماء امتی کانبیاء

بنی اسرائیل خلاصہ یہہ ہے کہ اس روایت سے اور اوس وراثت سے جسکی بنا پر
فدک کا دعویٰ جناب فاطمہ رضی اللہ نے فرمایا کیا تعلق ہے اس جواب پر
مولف صاحب طالب علمانہ چہ میگوئیان کرکے لکھتے ہین کہ اس حدیث مین
چونکہ لفظ لم یُوَرِّثُو وارد ہوا ہے لہذا سمجھا گیا کہ متروکات انبیا مین ترکہ و تقسیم نہین
مطلقاً ممتنع ہے۔ بیگانے اور یگانے ہر فرد کیلئے مال متروکہ انبیا مین وراثت
ثابت نہین اصلی مراد مولف صاحب کی یہہ ہے کہ ورثا، و علما کا حدیث مین کوئی
امتیاز نہین۔ سب برابر ہین۔ جیسکہ علما کو سوائے حدیث کے کوئی حق نہین۔
ایسی ہی ورثا کو متروکات مین کسی قسم کا استحقاق نہین حدیث عام ہے ہو کہ وارث
و عالم دونون پر احاطہ کئے ہوئے ہی۔ چونکہ جناب مولانا و مقتدانا السید غلام حسنین صاحب
کنتوری نے حدیث کافی کی اصلی حالت بیان فرما دی ہتی۔ لہذا یہہ بحث قابل
اسکے نہ تھی کہ طول دیا جائے۔ مگر مولف صاحب نے اپنی توجیہ غیر وجیہ پر بڑا
ناز کیا ہے۔ اور بمقابلہ جناب مولانائے ممدوح الوصف کے گویا بزعم خود میدان مار لیا ہے
نظر بران مجھکو ضرورت داعی ہوئی کہ اس معاملہ کی حقیقت و اصلیت ظاہر کرون
تاکہ مومنین و اہل تحقیق کو اوس سے فائدہ پہونچے بنظر بواقعات نام اس رسالہ کا
تحقیق وراثت انبیا در کہا گیا واضح رائے ارباب ایمان ہو کہ اصل
اس معاملہ کی یہہ ہے کہ شیخ حبیب احمد سہارن پوری نے مذہب شیعہ
اختیار کرکے ایک مضمون علماء اہلسنت کی خدمت مین بایں خلاصہ پیش کیا
کہ رسالہ سجادیہ کو جو کہ مثبت کفر و نفاق شیخین بروئے کتب سنیہ ہی باطل
کرکے خلفاء کا دنیا سے با ایمان جانا ثابت کرو اور تینتیس سوال کا جواب دو۔

Presented by Ziaraat.Com

ہر تیس ۳۰ سوال اپنے اپنے مقام پر کتب اہلسنتہ مین موجود ہین۔ علماء سہارنپور نے
اوسکا جواب دیا کہ تیس ۳۰ باتون جو ہماری کتب مین درج ہونا بیان کیا ہے۔
یہہ بالکل غلط ہے۔ منجملہ ان کے ایک بات بھی ہماری کتابون مین درج نہین۔
جہانتک کہ اون کے قلم مین زور تھا انکار مین بہت اصرار کیا۔ مگر رسالہ سجادیہ کی
بابت انکار و اقرار ہان ہون کچھہ نکیا۔ جس سے سمجھا گیا کہ اونکو شیخین کی
با ایمان مرنے سے برو مضامین رسالہ مذکور یا یہہ دستی ہے۔ اور کیون نہوی
رسالہ پر سنہ ۹۴ء مین بمقام بہیرہ سادات حقیر خانہ پر ایک بڑا بھاری جلسہ
علماء ہوا تھا۔ اور چند معزز علماء سنیہ دیوبند و سہارنپور و امروہہ وغیرہ اطراف
عالم سے جمع ہوئے تھے۔ مگر ایسی خاموشی ہوئی کہ آج تک باوصف انقضائی مدت
کسی کو جرأت جواب نہین ہوئی۔ بالجملہ اوس انکار نامہ سنیہ کے جواب مین
فرزند علی صاحب ساکن بوڈھانہ ضلع مظفرنگر کی جانب سے نحیف نے ایک
اشتہار مسمّےٰ بآئینہ حق نما نکالا اور ہر تیس ۳۰ سوالات کی نسبت ہر سوال کے
محاذی لکھدیا کہ یہہ مضمون فلان کتاب مین ہے اور یہہ فلان مین ساتھہ ہی
بنظر اطمینان مزید یہہ بھی لکھدیا کہ جو شخص کتب مین مضمون محولہ کا نہونا ثابت
کردے گا اوسکو مبلغ عہ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ آج تک کسی
سنی سے اوسکا جواب حسب قیود و شرایط مندرجہ اشتہار نہین ہوسکا۔ اور
نہ انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت ہوگا۔ اوسی اشتہار پر مؤلف صاحب بھی معترض
ہوئے ہین۔ نہ رسالہ سجادیہ کو باطل کر کے اپنے بڑون کا ایمان ثابت کیا
اور نہ اون تیس ۲۹ نمبرون کی نسبت قلم اوٹھایا۔ چونکہ اوس اشتہار مین قید کا

ذکر تھا - لہذا آپ قلم لے بیٹھے کہ ہم آئینہ حق نما کا جواب لکھتے ہین
قدرت خدا ایسے حضرات اور آئینہ حق نما کا جواب اگر اصل سنیہ سر اسال
سنگ خارا پر سر مارین گے تو حسب قیود و شرائط مندرجہ اشتہار جواب
نہ لیسکینگے - اگر علمائے اہلسنت کو کچھ حیا دنیا سے تو رسالہ سجادیہ کا
جواب لکھکر کفر و نفاق کی لپیٹ دار زنجیر سے اپنے پیشوایان دین کو
چھوڑائین - ذرہ دیکھین تو سہی ہمنے کیسے پیچ پر پیچ چڑہا کر شیخین کو کذب
و غدر و خیانت کی زنجیر مین جکڑ بند کرکے ھاتھہ پیر باندھکر لٹکار کھا ہے
کیونکہ اہل طمع و مقلد وہ ہے جو اپنے بزرگون کے جسم سے کفر و شرک
و بدعت کے میلے کچیلے کپڑے اوتارکر صاف و شفاف لباس پہنائے -
مولف صاحب تائید غیبی کے صفحہ (۲) سطر ۹ و ۹ - پر لکھتے ہین کہ
اشتہار آئینہ حق نما مین جو کتابون کے نام لکھے ہین وہ اکثر ایسے ہین
کہ جن مین صحت کا اہتمام نہین کیا گیا عند المحققین ہر روایت اون کی لائق
اعتماد نہین - الخ

مولف صاحب کا بہت خوشی کے ساتھہ شکریہ ادا کیا جاتا ہے -
کہ کتب مندرجہ اشتہار آئینہ حق نما کی نسبت آپنے یہہ نہین لکھا کہ یہہ کتابین
دراصل ہمارے نہین ہین - ویسی ہی شیعہ نے فرضی نام گڑھ کر ہمارے
گلے سے باندہ دے ہین - تحریر بالا سے یہہ نتیجہ پیدا ہوا کہ کتابین تو ہماری ہین
مگر جھوٹی ہین - لائق اعتماد نہین - نیز جبکہ بقول مولف صاحب بجملہ کتب محولہ
آئینہ حق نما کی اکثر کتابین قابل اعتبار نہین - تو اون مین سے کتر ضرور قابل قبول ہین

Presented by Ziaraat.Com

مولف پر فرض تھا کہ ہر کتاب کے محاذ مین لکھدیتے کہ یہہ یہہ کتابین فلان
فلان وجوہ سے لائق تمسک واحتجاج نہین - بہرحال وہ ہی کتب کتابین
جنکا بیچا ہوا مولف صاحب کو تسلیم ہے حقیقت شیعہ و ابطال مذہب سنیہ
کیلئے کافی ہین - بنظر واقفیت عامۃ الناس عرض کیا جاتا ہے - کہ اوسی
آئینہ حق نما مین کتاب المسند و بخاری و مسلم و بعض شروح صحیحین مثل فتح الباری
و دیگر کتب صواعق محرقہ و کنز العمال و تذکرۂ خواص الائمہ ابن جوزی و تفسیر
ثعلبی و روضۃ الاحباب و حبیب السیر و شواہد النبوۃ وغیرہ مادرج ہین -
نہ معلوم انمین سے ہمارے حضرت کے نزدیک کوئی معتبر ہے یا نہین -
بخاری و مسلم کی نسبت بدظنی ظاہر کرنے مین شاید جوش سنیت مانع ہو -
پس وہ ہی باتین تسلیم فرمائی جائین جو کہ بحوالہ صحیحین دکھلائی گئین ہین نمبر
۲۵ و ۲۶ - آئینہ حق نما پر یہہ بات مسلم و بخاری سے درج کیگئی ہے -
کہ سیدہ ابوبکر سے ایسی ناراض ہوئین کہ بالکل ترک کلام کر دیا اور وصیت
کی کہ ابوبکر میرے جنازہ پر نہ آئے - اہلسنت کے مجوب ہونے کے لئے
محض اتنا ہی کافی ہے - اگر مولف یا ان کے ہم خیال مرد میدان ہین
تو آئینہ حقنما کے مضمون کو پڑھکر جواب دین تب سمجھا جائے گا کہ وہ بھی کوئی
چیز ہین - اور کسی قطار مین شمار ہو سکتے ہین - اشتہار مذکور کا جواب دینا
بچون کا کھیل اور ہونہار کا نوالا نہین ہے ہزار اول نے اور پچیس ہزار
روپیہ کی بازی لگائی ہے -
میر مظہر حسن صاحب رئیس امروہہ بذریعہ رسالہ حمایت الایمان آئینہ حقنما کے

جواب دینے والے کے لئے ایک لاکھ کا انعام شائع کرچکے ہین - مولف
صاحب ہم خرما و ہم ثواب سمجھکر بعد پورا جواب دینے کے پچیس ہزار بلکہ ایک
لاکھ لین - اور کشتی سنیت کو جو کہ موج آفات کی صدمات سے ٹکرہ ٹکرہ
ہوگئی ہے درست کرین - و نیز سمجھ لین کہ اقتدار مذہب سنیہ جہلا کی نظر سے
بھی گر گیا - مولف صاحب اپنی رسالہ کے صفحہ (۲) سطر (۹) پر ارقام
فرماتے ہین - کہ قصہ فدک مفتریات شیعہ سے ہے - متروکات انبیاً
کچھہ نہین ہوتی جن سے اون کے ورثا کوئی فائدہ اوٹھائین - انبیا کا متروکہ
جو کچھہ بھی ہے وہ علم فقہ و حدیث ہی - درہم و دینار نہین ہوتے - کرمانی شرح
بخاری سے صفحہ (۵) و (۶) پر یہہ دلیل لکھتے ہین (اگر شاید کسی کو یہہ خدشہ
گذرے کہ کیا وجہ ہے کہ انبیاء کرام کے متروکہ مین میراث نہین ہوتی سو اوسکی
وجہ یہہ ہے کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ - اللہ تعالی حکیم مطلق
نے پیغمبرون کے مال مین احکام میراث نہ ہونے کی یہہ حکمت رکھی ہے تا لوگو
معلوم ہووے کہ پیغمبرون کی محنت و جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھے
دنیا کی کچھہ محبت و خواہش نہ تھی - یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی متاع دنیا
سے کچھہ حصہ نہین -

دوسری حکمت یہہ ہے - کہ اگر کوئی یہہ آرزو کرتا کہ بعد پیغمبر کی وفات کے
ہم مال کے وارث ہون گے - تو اس خیال بد یعنی پیغمبر کے موت کے آرزو
کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے -

مولف صاحب نے جو عبارت صدر سے اہلسنت کا عقیدہ بیان کیا ہے

Presented by Ziaraat.Com

اوسکا صاف یہہ مطلب ہے کہ اگر انبیا پس از وفات خود کوئی جائداد چھوڑ رہیں تو عوام
نگاہون مین اقتدار رسالت قایم نہ رہی۔ اور ورثا بطمع قایم مقامی طالب
مرگ مورث ہوکر سیدہے جہنم کو چلے جائین۔ بظاہر یہہ بات دلفریب معلوم
ہوتی ہے اور جہلا کی بہک جانیکے لئے تو عمدہ اور قوی دلیل ہے۔ مگر تہوڑا سا
غور کرنے کے بعد واضح ہوتا ہے کہ شاید اس سے ضعیف و رکیک کوئی دوسری
بات نہ ہو۔ کیونکہ حسب بیان جناب ابوبکر آنحضرت نے فرمایا ہے۔ کہ
نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرِثُ وَمَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ
یعنے ہم گروہ انبیا نہ کسی کے وارث ہوتے ہین اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے
جو چیز کہ ہم ترک کرتے ہین وہ صدقہ ہے۔ یعنی ہمارے وارثون کو اوس شئے سے
بہرہ یاب ہونا حرام ہے اور ہم نشینون اور دوستون کے لئے شیر مادر سے
زیادہ سریع الہضم ہے۔ اس سے ظاہر ہوگیا کہ انبیاء کے متروکات صدقہ ہوتے
ہین۔ نہ معلوم انبیاء نے بقول جناب رسالت مآب کچہہ جائداد چہوڑی ہوگی یا وہ
زہد و اتقا کی نسبت اوسوقت کے لوگون نے کیا خیال کیا ہوگا۔ اور خود رسالتمآب
کے بارہ مین کفار قریش و دیگر مخالفین اسلام کے دل مین ایک بڑی جائداد
فدک کے چہوڑنے سے کیا ظنطنہ پیدا ہوا ہوگا غالبا نے طماع سمجہے گئے ہونگے
پاک و بے لوث تو اوسی وقت یقین کئے جاتے جب کہ گہر مین خلال کیلئے
ایک تنکا نچہوڑتے۔ سوائے ازین جو آفت کہ ورثا کو پیش نظر تہی وہ ہی
مریدون اور چیلون کو درکار ہے۔ جیسے کہ وارث بامید مرگ نبی کافر ہوتے
ایسے ہی صدقہ خور مصاحب گرفتار زنجیر کفر نظر آتے ہین۔ بہرحال مفت خور

آدمیون کی طبعیت مین بہی تشویش ورثا یہہ خیال پیدا ہوتا ہوگا کہ کب نبی صاحب
دنیا سے بوریا بدہنا اوٹہائین - اور ہم ہم تصدق سے سوکہی ہوئی انتڑیونکو
تروتازہ کرین - وارث تو ایک وہی جہنم رسید ہوتا - مفت خورون کا برا
گروہ دوزخ کا ایندہن نظر آتا ہے - مولف صاحب انصاف سے فرمائین
کہ ما ترکنا صدقۃ کہنے مین نبی صاحب سچے ہین یا تاویل فضول و بیجا کرنے
سے کرمانی شارح بخاری - چونکہ یہہ حدیث حسب مذاق اہلسنتہ واقع ہوئی ہے
لہذا اوسکے تمام خرابیون کی جوابدہی اون کے ذمہ ہے - ہم کو سوائے
مذاق و قہقہہ اوڑانے کے اور کچہہ سروکار نہین کیونکہ ہم قطعی منکر ہین کہ رسالتمآب
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہرگز نہین فرمایا - کہ ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث
نہین ہوتا - خلیفہ ابوبکر صاحب نے سیدہ کے محروم الارث کرنے کی غرض سے
یہہ حدیث بنالی تہی - اگر ابوبکر ایسا فرماتے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ ہم کوئی
جائیداد چہوڑتے ہی نہین - جس سے ورثا متمتع ہون تو کرمانی صاحب کی
توجیہ بظاہر کچہہ صحیح ہوتی - مگر افسوس ہے کہ ابوبکر سبقت لسانی نے ما ترکناہ
صدقہ سے بنا بنایا کام بگاڑ دیا - اور تماشا دیکہئے دروغگو را حافظہ نباشد
مولف صاحب کرمانی سے حسب بیان صدر یہہ سند لائے ہین کہ ترکہ
انبیا مین احکام میراث نہ ہونیکی یہہ حکمت رکہی ہے - تا خلق کو معلوم ہو - کہ
پیغمبرون کی محنت و جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تہی - دنیا کی کچہہ محبت
و خواہش نہ تہی - یہانتک کہ اولاد اور وارثون کو بہی متاع دنیا سے کچہہ حصہ
نہین الی آخرہ اور پہر صفحہ (۳۰) سطر ۸ ا پر لکہتے ہین -

قَالَ اَبُوْهُرَیْرَہ لَا تَقْسُمُ وَرَثَتِی دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَائِی وَمُؤْنَۃِ عَامِلِی فَہُوَ صَدَقَۃٌ بخاری وسلم مین روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول صلعم نے نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین - بعد میرے بیبیون کے خرچ کے اور کارندے کی محنت کی سو صدقہ خدا کی راہ مین ملاحظہ ہو کہ روایت کریانی مین دو شخصون کے لئے امتناع وراثت ہے اولاد اور وارث اور کوئی شک نہین کہ بی بی داخل ورثا ہے مگر ابو ہریرہ بی بیون کا نان نفقہ اور کارندہ کی تنخواہ جائز بتلاتے ہین نہ معلوم ان دونون مین کون سچا ہے - اہلسنت کا تمامتر اہتمام یہہ ہے - کہ اولاد کا حصّہ نہین ہے، یعنی فاطمہ محروم ہین - کارندے اونہین کہائین ازواج مزے اوڑائین - مگر فاطمہ ایک کوڑی نہ پائین -

چونکہ مولف صاحب نے معاملہ فدک کو معتریات شیعہ سے قرار دیکر اس بات کو بزعم خود ثابت کیا ہے کہ انبیاء کی وراثت مالی نہین ہوتی اور بجائے خود اونہون نے جہلاء سنیہ کو یہہ باور کرانا چاہا ہے کہ اس عنوان و قطع کی بحث مین گویا منفرد ہین - چنانچہ رسالہ تائید غیبی کے صفحہ (۳) سطر ۱۰ پر لکھتے ہین کہ مجھکو مولوی غلام حسنین صاحب مجتہد شیعہ سے دریافت کرنے مین یہہ بات مناسب معلوم ہوئی کہ مباحث افراط و تفریط سے قطع نظر کرکے یہہ امر تحقیق ہونا چاہئے کہ متروکات انبیاء مین احکام میراث جاری ہونگے - یا نہین الخ - اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ مولف صاحب نے

اور سب باتین چھوڑ کر تمام بحث کا لب لباب قوت عقلی سے یہہ ہی نکال لیا کہ وراثت انبیا قابل توزیع و تقسیم ہے - یا نہین - قرینہ کلام خود تبلا رہا ہے کہ مولف صاحب کو اس بحث مین دعوائے جدیت و فرویت ہی لہذا بنظر سہولت و فہم مطلب اس عالم مین تنقیحات ذیل نکالی جاتی ہین - تاکہ مولف صاحب کی تمامتر حقیقت ظاہر ہوجائے کہ اون کی تحریر کہان تک قابل قدر ہے ✤

(۱) یہہ کہ درباب عدم جریان وراثت بہ ترکہ انبیاء جو تقریر مولف صاحب نے کی ہے یہہ نئی ہے یا پرانی -

(۲) یہہ کہ معاملہ فدک ایسا بے وجود و غیر وقوعی ہے کہ جس پر کوئی تنازعہ نہین ہوا اور محض شیعہ کا ساختہ و افترائی مضمون ہے -

(۳) انبیا کی متروکات سوائے علم و حدیث کے اور کچھہ نہین ہوتی

(۴) آیہ یوصیکم اللہ نبی و غیر نبی دونون پر شامل ہے یا کہ تفسیر نبی اوس سے مستثنیٰ ہے -

(۵) لفظ لم یورثو مستدلہ مولف سے عام وراثت کی نفی ہوتی ہے یا کیا -

تنقیح اول

(یہہ کہ درباب عدم جریان وراثت بہ ترکہ انبیاء جو تقریر مولف صاحب نے کی ہے یہہ نئی ہے یا پرانی) -

Presented by Ziaraat.Com

واضح رائے ارباب خرد ہووے کہ درباب نفی وراثت بہ ترکہ انبیاء جو تقریر موءلف صاحب کی ہے یہہ بہت پُرانی ہے۔ ہر جزو کلام بوجہ کہنگی ایسا کمزور ہے کہ جیسا زنگ خوردہ لوہا یا دیمک کہایا ہوا کپڑا۔ موءلف صاحب کا اسمعامین اتنا ہی تعلق نہین کہ جتنا ماش کو سپیدی سے ہوتا ہے۔ تحفہ کے باب دہم مین جو ابو بکر کے بارہوین طعن کا جواب شاہ صاحب نے جواب نوکر خامہ فرمایا ہے اوسکو بالکل حرف بحرف وہی تقریر کی ہے جسکو موءلف نے بدعوائے انانیت درج اوراق فرمایا ہے۔ انتہی۔ نوّے برس کا زمانہ گذرا کہ تحفہ کے باب دہم کا جواب بذریعہ کتاب مستطاب تشئید المطاعن دیا گیا ہے۔ آجتک کسی عالم اہلسنت کو یہہ حوصلہ نہین ہوا کہ اوسکے جواب مین قلم اوٹھاتا پس ایسے مقدوح ومجروح استدلال پر موءلف صاحب کا مستدل ہونا عقلاً زمانے سا تبلیکٹ جہالت حاصل کرنا ہے۔ حضرات اہلسنت کا قاعدہ ہے کہ تحفہ کے جوابون کو نہین دیکہتے۔ یا دیکہکر بیکار ہی پتہر سمجہکے چہوڑ دیتے ہین۔ مگر بنظر جہلا اور مردم فریبی سے اپنا رنگ جمانے اور کہانے کمانے کی غرض سے اونہین مضامین کو جو کہ بار بار ردہ ہوکر لوگون کے ذہنون سے محو وسہو ہو چکے ہین۔ لکہہ لکہکر افراد مصنفین مین اپنا نام درج کراتے ہین۔ پس واضح ہوگیا کہ موءلف تائید غیبی نے کوئی نیا مضمون نہین لکہا ہے بلکہ یہہ کاسہ لیسی صاحب تحفہ وہی پورا ردشدہ مضمون حوالہ قلم فرمایا ہے۔ تعجب ہے کہ جناب

مولانا و مقتدانا السید علامہ حسنین صاحب کی جدا علائے صاحب تحفہ کے استدلال کو باین عنوان تشئید المطاعن مین باطل فرمائین۔ کہ جن کا کچھ بھی جواب نہو۔ اور عزیز دھلوی کی اذناب و اخلاف وہی مضمون مردود مولوی صاحب ممدوح کے سامنے بغرض جواب پیش کرین۔ کسی سُنی کو یہہ استحقاق نہین ہے کہ تحفہ سے مضمون لیکر شیعہ کے سامنے پیش کرے۔ کیونکہ بقول مشہور۔ جو کہا گفتی مگو یا رہا۔ بحمد اللہ مولف صاحب نے جو دہوکہ سے دعوائے تفرد کرکے اپنا نیا رنگ جمایا تہا اوسکو ہمارے ترشی کلام نے ایسا اوڑا دیا کہ جیسے صیقل زنگ آلود لوہے کو صاف کردیتی ہے۔

تنقیح دوم

یہہ کہ معاملۂ فدک ایسا بے وجود و غیر وقوعی ہے کہ جسپر کوئی تنازعہ نہین ہوا اور محض شیعہ کا ساختہ و افترائی مضمون ہے

مخاطب صاحب قصہ فدک کو رسالہ تائید غیبی کے صفحہ (۲) سطر (۹) مفتریات شیعہ سے قرار دیتے ہین اور حاشیہ صفحہ ۔ پر لکھتے ہین کہ قصہ فدک علمائے اہلسنت کے نزدیک محض بے اصل ہے۔ اہل عقل غور فرمائین کہ اگر مابین سیدہ و ابوبکر صاحب امر فدک مین کوئی نزاع واقع نہ ہوا تھا تو حدیث نَحۡنُ مَعَاشِرَ الۡاَنۡبِیَاءِ کے پیش کرنے خلیفہ صاحب کو کیون اور کب اور کسجگہ ضرورت داعی ہوئی تہی۔ کتب اہلسنت مین بحوالہ ابوبکر حدیث مذکور کا نقل ہونا خود اسبات پر دلالت کرنے والا ہے۔ کہ کسی نزاع وراثت مین

ابو بکر صاحب کو اس حدیث کی بیان کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی ہر چند کہ معاملہ
فدک کو اکثر بلکہ تمامتر مورخین و مفسرین و متکلمین سنیہ نے نقل فرمایا ہے مگر
حقیر اسجگہ بر سبیل اختصار دو تین علمائے اہلسنت کا بیان نقل کرتا ہے
جن کے معتمد ہونے میں کسی سنی کو جائے کلام نہیں شاہ صاحب تحفہ کے باب
دہم میں ابو بکر صاحب کی بارہویں طعن کا اسطرح جواب دیتے ہیں کہ شیعہ
جو کہتے ہیں کہ ابو بکر فاطمہ را از ترکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پدر
او بود میراث نداد - پس فاطمہ گفت اے پسر ابو قحافہ تو از پدر خود میراث
گیری و من از پدر خود میراث نگیرم کدام انصاف است و در مقابلہ فاطمہ
بروایت یک کس کہ خودش بود احتجاج نمود - و گفت کہ من از رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شنیدہ ام کہ میفرمود کہ با مردم کہ فرقہ انبیا باشیم نہ از کسی میراث میگیرم
و نہ کسی از ما میراث میگیرد - حالانکہ این خبر صریح مخالف نص قرآن است - و
یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین زیرا کہ این نص
عام است شامل است نبی و غیر نبی را و نیز مخالف نص دیگر است کہ وَوَرِثَ
سلیمان داؤد - وَهَبْ لِی مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ
آلِ يَعْقُوبَ - پس معلوم شد کہ وارث انبیا ہم می شوند و از ایشان ہم وارثان ایشان
میراث میگیرند - جواب ازین طعن آنکہ ابو بکر منع میراث از فاطمہ محض بہ جہت شنیدن
این نص از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نمود نہ از جہت عداوت فاطمہ - شاہ صاحب تمام
طرز طعن کو تسلیم فرما کر جوابدہ ہوئے ہیں - کہ ابو بکر نے کسی عداوت کیوجہ سے فاطمہ کو
ورثہ سے محروم نہیں کیا - بلکہ محض حدیث کے سننے سے اس عبارت سے پورے

طور پر واضح ہو گیا - کہ مقدمہ وراثت دایر ہوا آیہ یوصیکم اللہ و دیگر آیات دالہ
وراثت پر بحث ہوئی خلیفہ نے اپنی سنی ہوئی حدیث پر عمل کر کے مقدمہ ارث کو
ڈسمس کیا - کوئی جاہل دنیا مین ایسے معاملہ کو بے اصل و افترا شیعہ بتلا سکتا ہے
نہین ہرگز نہین - اس معاملہ کو وہی غیر وقوعی کہہ سکتا ہے کہ جسنے نہایت اہتمام
سے حق پوشی و ناحق کوشی پر دوہرے پٹکے سے بہت مضبوطی کے ساتھہ کمر باندہ
لی ہو - اور سُنئے شاہ عبدالحق محدث دہلوی ترجمہ مشکواۃ مین لکھتے ہین

ومشکل ترین قضیہ معاملہ فاطمہ زہراست زیراکہ اگر بگویم کہ وی جاہل بود باین سنت (یعنی عدم وراثت
انبیاء) بعید است و اگر التزام کنیم کہ شاید اتفاق نیفتاده استماع این حدیث از آنحضرت مشکل تر میشود
کہ ابعد از استماع این حدیث از ابو بکر و شہادت صحابہ بدان چگونہ
قبول نکرد - و در غضب آمد و اگر غضب پیش از استماع حدیث بود چرا بر گشت
از غضب تا آنکہ امتداد کشید و تا زندہ ماند مہاجرت کرد ابو بکر را انتہی

تعجب ہے کہ جس معاملہ کو باین عبارت واضحہ شاہ صاحب و عبدالحق صاحب درج کتب
کرین وہ بے اصل محض و افترا شیعہ بیان کیا جاوے - اہلسنت کو لازم ہے
کہ ایسے لغوگو اور کاذبون کے بیانات واہی پر کبھی اعتنا نکرین اون کی نسبت
یہہ ہی خیال کرلین کہ اپنا پیٹ پالنے اور خلایق کے گمراہ کرنے کی غرض سے
گنوارون مین بیٹھکر جھوٹ طوفان بکنے والے ہین چونکہ معاملہ فدک بقول
شاہ عبدالحق صاحب ایک معاملہ مشکل و قضیہ لاحل ہے - لہذا علماء اہلسنت کا
ابو بکر کو منع ارث سے کسطرح بچانا مشکل ہو گیا - تب یہہ سوجھا کہ اصل معاملہ کو
وجود ہی سے انکار کر دیا جاوے تا کہ ابو بکر سنگ مطاعن کے بوجہہ سے بچ جائین

مگر اب باتین بنانے سے کیا ہوتا ہے۔ واقعات گذشتہ تاریخ نویسون کے قلم سے
نکل گئے۔ مناظرین کے بحث مین ایک ایک بات سو سو دفعہ چھیڑی گئی۔ اب ابتدا
اس کے اور کچھ نہین ہوسکتا۔ کہ دل کو مسوس اپنے بزرگون کو کوس کاٹ کر
چپ ہو رہین۔ جتنے جتنے وقت نظر کرین گے اوسیقدر دام کلام مین پھنستے
جائنگے۔ بحمد اللہ جو تقریر کہ مؤلف صاحب نے کی تھی وہ اون کے گلے کا
پھندا اس عنوان سے ہوگئی۔ کہ ہزار ناخن تدبیر گھسائین۔ مگر انشاء اللہ ایک گرہ کھول
سکین گے۔ معاملہ فدک کو اگر سوائے مؤلف صاحب کوئی بے اصل و افتراء
شیعہ بیان کرتا تو مین اوسی کو بے اصل و وجود و مفتری کہدیتا۔

تنقیح سیوم

انبیا کے متروکات سوائے علم و حدیث اور کچھ نہین ہوتے۔ جناب
فاطمہ علیہا السلام کا وراثتاً باجلاس ابوبکر صاحب مقدمہ دائر کرنا اون لوگون
کے نزدیک جو کہ سیدہ کو نیک و پاک و الواث خود غرضی سے صاف و
مبرا جاننے والے ہین بلا حجت و تکرار اسبات کا یقین دلانے والا ہے۔
کہ متروکات انبیاء ضرور ہوتے ہین۔ اور اون کے ورثاء شرعی اپنے
اپنے سہام اسطرح پاتے ہین۔ جیسے کہ جمیع مخلوقات الٰہی کی اولاد اپنے
مورثان سے بہرہ یاب و منتفع ہوتے ہین۔ اگر بخلاف آیہ یوصیکم اللہ
جسمین بیٹے کے دو حصہ اور دختر کا ایک حصہ مقرر کیا گیا ہے نبیون کے
مال مین احکام وراثت جاری نہ ہوتے۔ تو کبھی یقین نہین کیا جاسکتا کہ

Presented by Ziaraat.Com

جناب فاطمہ باین زہد و پرہیزگاری اموال تصدقات کے اکتساب مین جو کہ
اونپر قطعی حرام تھا کوشش فرماتین اور نہ جناب امیر علیہ السلام جیسے اعلم الناس
آیات قرآن سے احتجاج فرماکر حسب روایت مسلم و بخاری بقول عمر ابوبکر کو
اسی مقدمہ مین فیصلہ خلاف مراد سیدہ دینے سے کاذب غادر و خائن فہما
سمجھتے - اکثر کتب اہلسنت مین لکھا ہے کہ جب فاطمہ و خلیفہ صاحب مین
نفی و اثبات وراثت انبیا کا جھگڑا پیش ہوکر سخت محاجہ رو بکار ہوا - تب حامل علم
اولین و آخرین و ثقل ثقلین و قرآن ناطق یعنی امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا کہ اے ابوبکر خلاف قرآن کیون کج بحثی کر رہے ہو - غریب و امیر و شاہ
و وزیر و نبی و شقی سب کی اولاد نے اپنے مورثون کا ترکہ پایا ہے -
چونکہ مجھکو اختصار مدنظر ہے - لہذا کنز العمال کے جو کہ عند السنیہ
معتبر ہے بتائید مضمون بالا عبارت پیش کرتا ہون -

عن ابی جعفر قال جاءت فاطمۃ الی ابی بکر تطلب
میراثہا وجاء عباس ابن عبد المطلب یطلب میراثہ
وجاء معہا علی فقال ابو بکر قال رسول اللہ صلعم
لانورث ما ترکناہ صدقۃ فقال علی وورث سلیمان
داؤد وقال زکریا یرثنی ویرث من آل یعقوب
قال ابو بکر ھو ھکذا وانت واللہ تعلم مثل ما اعلم
فقال علی ھذا کتاب اللہ ینطق فسکتوا وانصرفوا -

درحالیکہ حضرت امیر نے حسب تسلیم صاحب کنز العمال وراثت انبیا کا

قرآن سے ثبوت دیکر سیدہ کے بیان کو تقویت دی تو کیا اجگہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت امیر نے اغراض ذاتی کو دخل کر بخیال انتفاع سیدہ آیات قرآنی کی تعبیر خلاف مقصود خدا کی ۔ رسول پاک ہدایت امت کیلئے دو چیزین چھوڑین ایک قرآن اور دوسرے اہلبیت ۔ سردار اہلبیت کہین کہ اس آیت کی یہہ معنی ہین ۔ اور اجنبی لوگ اوس کے خلاف بتلائین ۔ تو اب امت کو کسکا اتباع کرنا چاہئے ۔ آیا واقف اسرار قرآن کا یا اون لوگون کا جو حسب تصریح کتب سنیہ بسم اللہ والحمد للہ وسبحان اللہ کے بھی معنی نجانتے تہے ۔ (دیکھو رسالہ تقریر دلپذیر مؤلفہ حقیر) حضرت امیر کے استدلال پر وہی شخص نکتہ چینی کر سکتا ہے جسکو عقل وایمان سے اصلا بہرہ نہ ہو اور جسنے بقول مولوی روم ؎

تو بتاریکی علی را دیدہٴ		زان سبب غیری بر وبگزیدہٴ	

حضرت امیر کو اصول چشمہ ہو کر دکھایا ہو شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ میں لکھتے ہین کہ (ہر کہ غزوہ خیبر را تاریخ تحریم متعہ گوید گویا دعوائے غلطی در استدلال بعوی می کند واین دعوی شاہد جہل وحمق اوست) ۔ پس جبکہ حسب تسلیم علمائے سنیہ حضرت امیر مستدل بوراثت انبیا ہوئے ہین تو اوس استدلال پر چون وچرا کرنیکے یہ معنی ہین و تمال جانا بقول شاہصاحب جاہل واحمق بنتا ہے ۔

اب مین اس معاملہ کی اصل حقیقت بیان کرتا ہون تاکہ ہر شخص کے ذہن نشین ہو جائے ۔ فدک زمانہ حیات رسول صلعم سے بروئے ہبہ زیر قبضہ سیدہ تھا ۔ جبکہ ابو بکر خلیفہ ہوئے تو اونکو یہہ فکر پیدا ہوا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار سالانہ

آمدنی کا بدستِ اہلبیت رہنا ہماری اون تدابیر وبندشون بندیون کے خلاف ہے
جو کہ خاندانِ نبوت کے مٹانے مین کیگئی ہین۔ اگر یہ کثیر التعداد آمدنی
اون کے ہاتہہ مین رہی خود تو کہانا جانتے ہی نہین سب للہ فی اللہ دے
دلا کر لوگون کے طبائع کو اپنی طرف ایسے کہینچے رہین گے۔ جیسے مقناطیس
لوہے کو۔ تاوقتیکہ اون کی قوتِ تمول نہ گھٹے گی خلایق کا میلان خاطر
نہ جائے گا۔ یہہ منصوبہ کر کے عاملان وکارندگانِ سیدہ کو تبدیل کر کے
داخل خالصہ کر لیا۔ سیدہ نے اس مداخلت بیجا کی واقع ہونے سے بحضور
خلافت مآب استغاثہ پیش کیا۔ کہ عطیات خدا ورسول کو کیون ضبط
کیا جاتا ہے۔

ابوبکر صاحب نے اوس مقدمہ کو قطعی ڈسمس کر دیا۔ اور سند یعنی ہبہ نامہ
جو پیش کیا گیا تہا اوس کو حضرت عمر نے چاک کر کے پہینکدیا۔
دیکہو تشید المطاعن مطبوعہ مطبع مجمع البحرین کے صفحہ کا حاشیہ
جسپر بروایتِ اہلسنت شق ہبہ نامہ کا تذکرہ ہے۔ جبکہ یہہ بوجہہ نا موزونیت
مسموع ہوا تب آپنے فرمایا کہ مین ہر طرح مالک ہون۔ میرے مالکانہ استحقاق
مین تمہاری توجیہات کار آمد نہ ہونگی۔ ہبہ اگر تمہارے نزدیک صحیح وجایز
نہین ہے تو مین اپنے باپ کے متروکات کی وارثہ ہون۔ سیدہ جانتی
تہین کہ اب کوئی موقعہ گفت وشنید مخالفین کو نہ ملے گا۔ مگر وہان کیا دیر
دزہ کل ہلائی اور تانبے پیتل کے برتنون کیطرح خدبشین ڈہل گئین۔ خوانخلیفہ
صاحب نے فرمایا کہ آپ کیسی وراثت لیتی ہوی بہر رہی ہین۔ آپکو یہہ ہی

خبر ہے کہ نبیون کے وارث محروم قرار پا چکے ہین۔ آپ کے باپ کے متروکات اون کی اولاد پر حرام ہین۔ اور ہم صحابیون پر حلال۔ سیّدہ نے فرمایا کہ کمال تعجب ہے کہ میرے والد بزرگوار ہر طرح کے مسائل مجھکو سمجھا گئے اخبار آئندہ وفتین وحوادث کی خبر دیگئے۔ مگر اس اہم مسئلہ کو جسکا نفع وضرر میری ذات سے بالخصوص تعلق رکھتا ہے۔ چھپائے رکھا کبھی ظاہر نکیا۔ سوائے تمہارے کوی اور بہی شہادت دیسکتا ہے۔ کہ حضرت نے ایسا ایسا فرمایا ہے۔ ابوبکر نے جواب دیا کہ کسی کے سامنے حضرت نے نہین فرمایا فقط مجھسے تخلیہ مین بذیل دیگر راز و نیاز کے فرماگئے تھے۔

عند السنیۃ یہہ بات مسلّم ہے کہ ابوبکر اظہار حدیث مین متفرد تھے۔

چنانچہ صاحب ابوبکر کے بارہوین طعن مین لکھتے ہین۔ (اکچون این خبر را (یعنے نحن معاشر الانبیاء) ابوبکر خود شنیدہ بود صاحب تفتیش از دیگرے نداشت۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی ہدیۃ الشیعہ مین لکھتے ہین کہ ابوبکر نے اسواسطے کہا تہا کہ اونکو اپنی خلافت مین ایسے پیچیدہ مقدمہ کا فیصلہ کرنا تھا۔ پس اسیواسطے ظاہر کردیا تہا۔ کہ اس قسم کے مقدمہ فیصل کرنے مین اون کو وقت واقع نہ ہووے۔ اور بیدہڑک ہوکر فیصلہ صادر فرمادیوین محمد قاسم صاحب نانوتوی اک عجیب بات اسی سلسلہ مین لکھتے ہین۔ فرماتے ہین کہ جب سیّدہ ورثہ پدری سے محروم ہوئین۔ تو مدینہ مین گھر گھر غل پڑگیا اس سے واضح ہوتا ہے کہ قبل از تصفیہ وراثت جملہ سکنائے مدینہ بالعموم اس سے ناواقف تہے کہ انبیا کے ورثا ترکہ پانے سے محروم کیئے گئے ہین۔ غرضکہ اس مین کوئی

شک نہیں ہوسکتا کہ نفی وراثت کی حدیث بیان کرنے میں ابو بکر صاحب کی تنہا یادداشت نے کام دیا۔

حاصل یہ ہو کہ یہ مقدمہ ہبہ جو کہ اصل اصول متنازعہ ہے اوسنے اہلسنت کو ایسا دائرہ ضیق میں پھنسایا ہے کہ اوسکے جواب دہی سے قطعاً بند دہن ہیں۔ لہذا شاہ صاحب نے لاچار ہو کر تحفہ میں لکھدیا کہ شیعہ جو دعوی کرتے ہیں کہ فاطمہ علیہا السلام نے مقدمہ ہبہ رجوع کرکے حضرت علی و ام ایمن و حسنین سے گواہی دلائی۔ یہہ بالکل غلط ہے۔ دعوائے ہبہ از حضرت زہرا و شہادت دادن حضرت علی و ام ایمن یا حسنین علی الاختلاف الروایات در کتب اہلسنت اصلا موجود نیست محض از مفتریات شیعہ است۔ شاہ صاحب بھی آفتاب پر خاک ڈالتے ہیں سیاہ اندھی ہیں۔ بدیہیات اولیہ سے انکار کردینا گویا اونکا عین مذہب ہے۔ نہ معلوم اس شخص نے کیوں دہوکہ دہی پر کمر باندھکر سنیوں کو مغالطہ دیا (۲۵) کتب معتبرہ اہلسنت میں بتفصیل متواتر لکھا ہے کہ جناب سیدہ ہبہ کا دعوے پیش ہوا۔ علی و ام ایمن و حسنین نے وقوع ہبہ پر گواہی دی۔ خلیفہ صاحب نے بعد سماعت شہادت حکم دیا کہ علی ایک مرد ہیں اور ام ایمن ایک عورت ہے۔ حسنین ایک چھوٹے بچے ہیں۔ ڈگری کے لئے یہہ شہادت ناکافی ہے۔ اسی مواد تو ۲۵ کتابوں میں درج ہیں۔ مگر شاہ صاحب وہی مرغے کی ایک ٹانگ کہے جاتے ہیں۔ کہ افتراء شیعہ ہے افسوس ہے دانشمندان اہلسنت پر کہ ایسی یاوہ گو آدمی کی تحریر کو سچا سمجھکر کہیں جائیں کہ شاہ صاحب بہادر نے

Presented by Ziaraat.Com

یہ لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے۔ جو شخص اتنی کثیر التعداد کتب کی تحریر سے
انکار کرے اور غلط دکھلائی وہ کس طرح عالم دین کہنے کی قابلیت نہیں
پا سکتا۔ اگر تجربہ کرے تو بدرجۂ کنندہ کہا جا سکتا ہے۔ حقیر نے ہبہ کی بحث کو
رسالہ تقریر دلپذیر میں نہایت صفائی سے بیان کیا ہے۔ جو صاحب
ملاحظہ فرماویں گے انشاء اللہ تعالیٰ بہت لطف اوٹھاویں گے۔ بیس ۲۰
کتابوں میں حال دعوائے ہبہ و شہادت درج ہے۔ اون کی [illegible] ارشاد
[illegible] جناب مولانا مفتی السید محمد قلی صاحب اعلی اللہ مقامہ
نے کتاب تشیید المطاعن مطبوعہ مطبع مجمع البحرین لودیانہ صفحہ ۲۲۹ پر
نقل فرمائی ہے جسکو اشتباہ ہو دیکھ لیوے۔ منجملہ کتب مذکورہ صدر
دو چار کتابوں کے نام لکھے جاتے ہیں تاکہ [illegible]
ایسے ایسے علمائے جلیل الشان نے دعوائے ہبہ کا ذکر کیا ہے جنکو
شاہ صاحب [illegible] ہیں۔ مغنی قاضی القضاۃ ۔ [illegible] العقول
[illegible] فصل الخطاب مواقف۔ شرح مواقف [illegible] وغیرہ
ہمکو اتنی [illegible] مقدمہ ہبہ گواہی گواہان [illegible]
السمہ کا ذکر ہے ترک کیا۔ انصاف سنی صاحبان اس بات کا تعین کرسکتے
ہیں کہ واسطے ایسا و خوش [illegible] عدالت کے جو فی الواقع سچا تھا اور علی اعلم
حسنین علیہما السلام نے منظور کیا سب مال ناجائز جھوٹی گواہی دی
پس شاہ صاحب کا ہبہ سے انکار کرنا اور مولف صاحب کا معاملہ [illegible] کو
بے اصل و افترا تراشیدہ لکھنا صاف دلالت کرتا ہے کہ ہر دو صاحبوں

سوائے عداوت و مخالفت اہلبیت امر دیگر مرکوز طبعیت نہین - اگر بقول مؤلف صاحب یہہ معاملات قطعاً ساختہ شیعہ ہین - تو بروایت مسلم و بخاری و دیگر کتب سنیہ سیدہ ابوبکر صاحب سے کیون ایسی ناراض ہوئین کہ جبتک زندہ رہین کلام نکیا اور وصیت کی کہ ابوبکر میرے جنازے پر نہ آئے جسکو شاہصاحب بہی تسلیم کر کے لکہتے ہین کہ یہہ وصیت غایت تستر و حیا سے واقع ہوی تہی - نکہ بغض و عداوت سے - سب سے قطع نظر کر کے اہل انصاف سے پوچہا جاتا ہے کہ اگر ابوبکر سے کوئی امر خلاف رضامندی سیدہ واقع نہ ہوا تھا تو بقول شاہصاحب و عبدالحق صاحب و نگر مؤرخین حضرت ابوبکر دروازہ سیدہ پر جا کر کیون معذرخواہ ہوئے تہے - کیا مطابق شرع و موافق حدیث رسول حکم دینے والے شخص کے ذمہ یہہ بات بہی لازمی ہے کہ مستغیثون کو منایا پہرا کرے - ابوبکر صاحب کا دروازہ اہلبیت پر جانا عجیب لطف کا رنگ دکہانے والا ہے -

اسپارہ مین ضعیف نے رسالہ تقریر دلپذیر مین بالکل نئی طرح کی گفتگو کی ہے انشاءاللہ تعالےٰ جو صاحب ملاحظہ فرمائینگے - تازہ پہولون کے دماغ پسند خوشبو سے معطر ہو جائینگے -

الحاصل اس تنقیح مین یہہ بحث ہی کہ آیا متروکات انبیا مین وراثت مالی ہوتی ہے یا نہین - لہذا اوس کی تحقیقات کی طرف متوجہ ہوتا ہون - میرے اور نیز اون سب کے نزدیک جو کسیقدر بہی پاس و ادب اہلبیت ملحوظ رکہتے ہین سیدہ کا دعوائے ہبہ و وراثت کرنا اور علی و ام ایمن کا وقوع یہہ گواہی

دینا اور پہر عند التنازع وراثت حضرت امیر کا آیات قرآن سے وراثت انبیا پر استدلال کرنا بلا حجت وانکار اس بات کا یقین دلانے والا ہے کہ رسول مقبول نے ضرور سیدہ کو فدک ہبہ کیا تہا - اور رد بروے ابو بکر صاحب مقدمہ ہبہ کے بر پا کرنیمیں وہ بالکل صحیح البیان تہین اور گواہان ہبہ نے سچی گواہی دی تہی - اور بحث وراثت مین سیدہ برسر حق تہین اور حضرت امیر قرآن پاک سے وراثت انبیا کی ثابت کرنے مین راستی پر تہے - طمع ولوث ذاتی کو اوس مین ہرگز دخل نہ تہا - جو لوگ کہ سیدہ کو اہل نفسانیت سے جان کر اون کے دعوی کو محمول بطمع کرتے ہین جیسا کہ مولوی خلیل احمد صاحب مدرس دیوبند مولف ہدایات الرشید نے لکہا ہے کہ جناب فاطمہ نے بہ جوش نفسانیت یہہ دعوی پیش کیا تہا وہ البتہ بخیال حفظ ابو بکر یہہ کہہ سکتے ہین اور کہتے ہین کہ سیدہ نے خواہ جہالت یا طمع نفسانی سے یہہ دعوی دائر کیا تہا - آیہ یوصیکم اللہ کو جناب سیدہ کا دلیل وراثت مین پیش کرنا خود تبلا رہا ہے کہ وہ باعتقاد خود اوسکو عام خلایق پر موثر سمجھتے ہین پس فاطمہ کا دعوی کرنا ہمکو یقین دلانے والا ہے - کہ متروکات انبیا مین نفاذ وراثت ہوتا ہے - علاوہ ازین آیات قرآن پاک وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ و رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ کی تفاسیر مین علمائے اہلسنت قایل بوراثت مال ہوئے ہین - تفسیر بیضاوی وتفسیر کشاف زمخشری و ربیع الابرار وبغوی وتفسیر معالم التنزیل وتفسیر بحر المعانی وتفسیر مدارک وکتاب حیوۃ الحیوان وغیرہا مین لکہا ہے - کہ جناب سلیمان علیہ السلام کو حضرت داود کے

متروکات سے سوائے دیگر اموال و متاع کے ایک ہزار گھوڑے ملے
تھے تمام کتب و تفاسیر کی عبارت نقل کرنا موجب طوالت سمجھکر فقط بیضاوی
شریف کی عبارت جسکو اہلسنت نہایت معتبر جانتے ہین۔ نقل کئے دیتا ہون
تاکہ حضرات کو کچھہ تو یقین پیدا ہو کہ انبیا بہی وراثت رکہتے تھے۔ اور ورثا
نے اون کی وفات کے بعد ورثہ پایا ہے۔ بیضاوی بذیل تفسیر قولہ تعالیٰ الخ
اذ عَرَضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ رقمطراز ہوئے ہین۔
رُوِيَ اِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَام غَزَا دَمَشْقَ وَنَصِيبِين وَاَصَابَ
اَلْفَ فَرَسٍ وَقِيْلَ اَصَابَهُ اَبُوْهُ مِنَ العمالقه فورثها منه
فَاسْتَعْرَضَهَا اِلٰى آخره دیگر کتب و تفاسیر کی عبارات بہی مثل عبارت
متذکرہ بالا ہین لیجئے۔ نحن معاشر الانبیاء کو دیمک چاٹ گئی۔
اگر تمام انبیاء کے ورثاء متروکات پدری سے محروم رہے۔ اور رسولان
ماسلف کوئی چیز پس از وفات خود نہ چھوڑتے۔ تو بقول مفسرین مذکور الصدر
حضرت سلیمان ایک ہزار گھوڑے ترکہ پدری مین کیونکر پاتے۔ جناب
خلیفہ اول سے بڑی غلطی ہوئی کہ اونہون نے اور نبیون کو بہی ساتھہ
گہسیٹ لیا۔ اگر اسطرح فرماتے کہ حضرت نے مجہسے فرمایا تھا۔ چونکہ مین
خاتم النبیین ہون لہذا مجھکو بارگاہ عزت سے یہہ شرف حاصل ہوا ہے
کہ جو ترکہ چہوڑ جاؤن اوسمین اجراء احکام وراثت نہ ہوگا۔ بلکہ بذیل
تصدقات سوائے ہمارے خاندان کے دیگر مومنین پر حلال سمجھا جائیگا
تو کسیقدر مقلدان ابوبکر کا کام چل سکتا تہا۔ نتیجہ یہہ ہوتا کہ نہ علی انبیاء

باہبوتی کے وراثت کا قرآن سے حوالہ دیتے اور نہ ہم بہ ثبوت وراثت مالی بیضاوی و دیگر تفاسیر کے اوراق اولٹ پلٹ کرتے - اور سنئے حضرت حسن بصری جو کہ صوفیون کے پیر مغان ہین آیہ وانی بدایہ و ورث سلیمانکی تفسیر مین وہ بہی وراثت مالی کے قایل ہوئے ہین - دیکہئے جناب مولف ان معزز لوگون کی نسبت کیا فتوی دیتے ہین - غالبًا یہہ ہی کہین گے کہ آدمی تو معتبر تہے مگر نہ معلوم کیون بہک گئے - یا یہہ کہدین کہ شیعہ نے موقعہ پاکر ہماری کتابون مین اپنی مفید مطلب لکہدیا ہے حامیان ملت سنیتہ بہت کوشش کر رہے ہین کہ کسی حیلہ و تدبیر سے ابوبکر صاحب مصون عن القدح ہون اور جناب سیدہ پر الزام آجائے - مگر بقول سندی سانچ کو کیا آنچ - جسقدر توجیہات بیجا و فضول و لاطایل پیش کرینگے اوسیقدر ایر کنند بلا ہوتے جائینگے - ہائے افسوس حضرت عائیشہ کا بہی خیال نہین کرتے کیونکہ بقول سنیتہ وہ بہی مثل سیدہ متروکات نبوی کے مدعیہ ہین اگر فاطمہ پر حرف آیا تو عائشہ صدیقہ مجتہدہ اور عثمان غنی سات سمند رپار اور ترکر نہ معلوم کس جزیرہ مین پہونچ جائینگے - بوکالت حضرت عثمان جناب بی بی صاحبہ آپ بہی اپنے حصہ کی طلبگار ہوئی تہین - بخاری شریف مین در باب حدیث بنتی النضر سارا قصہ مذکور ہے کہ عائشہ کے بہیجے ہوئے عثمان خلیفہ ابوبکر کے پاس آئے کہ میری موکلہ کا ترکہ نبی مین آٹہوان حصہ ہوتا ہے - اوسکو دلوائے ابوبکر نے اونکو بہی وہ ہی حدیث سنائی - جو سیدہ کے سامنے بیان کی تہی - تعجب ہے کہ نبی صاحب تمام دنیا کے قصہ عائیشہ سے تخلیہ مین بیان کرگئے - مگر کبہی اسکا ذکر

نفرمایا کہ ہماری وراثت تم پر حرام ہے - کاش بحکم وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ حضرت تبلیغ احکام الٰہی مین کوتاہی نفرماتے - اور محبوب بی بی سے حرمت وراثت اظہار کرجاتے - تو انکی پیاری البتہ کو وہ ندامت نہوتی - جو مقدمہ ہارتے وقت کسی فریق مقدمہ کو ہوا کرتی ہے - سب سے زیادہ عجب اسکا ہے کہ جب عائشہ دیکھ چکی تہین کہ فاطمہ بڑی طولانی بحث کے بعد مقدمہ ارث مین ناکامی حاصل کرچکی ہین - تو انہون نے کس برتے پر مقدمہ دایر کیا تھا - اور عثمان صاحب نے کس حوصلہ پر وکالت نامہ تصدیق کرایا تھا - شاید باوا کی چہچی کو گہر کی حکومت سمجھکر ایسا کرنے کی جرأت ہوئی ہو - سچی بات یہہ ہے کہ نہ کہین بی بی عائشہ نے دعویٰ کیا اور نہ عثمان وکیل بنکر کچہری مین گئے یار لوگون نے ابوبکر کی عزت بڑہانے کے لئے ایک مضمون گڑہ دیا ہے کہ وہ ایسی پاک وصاف تہی کہ فاطمہ تو بجائے خود رہین عائشہ کا بہی پاس نکیا - اور کورا جواب دیدیا اگر کہا جائے کہ سیدہ کے ساتہہ مخالفت تہی اس جہت سے فدک ندیا تو عائشہ سے کیا خصومت تہی جسکے دعوی کو سماعت نکیا - اس مضمون کا بناوٹی ہونا خود ظاہر ہے - ایک مدعی کا دعوی خارج ہوکر مثل داخل دفتر ہو رہی ہے اور دوسرا اوسی بنا پر رو شدہ پر عرضیدعوی لئے ہوئے عدالت کے دروازہ کو جہانک رہا ہے - بہلا یہہ بات کسیطرح بہی سمجہہ مین آسکتی ہے - اور اگر دعوائے عائشہ کو صحیح مان لیا جائے تو اقرار کرنا پڑیگا کہ صدیقہ محترمہ بہی اباجان کو نقل نحن معاشر الانبیا مین کچہہ سچا نہ جانتی تہین - اگر راست گو سمجتین تو بفور اخراج دعوائے فاطمہ دبائے بیٹہین کہ میان والد ماجد سے کہے گئی ہونگی - کہ ہمارا کوئی

وارث نہین ہے عایشہ کے دعویدار ہونے سے سخت شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ عایشہ ابو بکر کو نقل حدیث مین جھوٹا جاننے والی نہ تہین -

حقیر نے اس بحث کو رسالہ سجادیہ مین جسکے جواب سے تمام ہندوستان کے علماء سنیہ عاجز ہوچکے ہین عجیب و غریب طرز سے بیان کیا ہے - رہی آیہ دوم یرثنی و یرث منٓ ال یعقوب اوسکی تفسیر مین بہی مفسرین اہلسنت نے وراثت مال ہی سے مراد لی ہے سدی و مجاہد و شعبی و بغوی و ابن عباس و حسن بصری و ضحاک و فخر رازی اسکے قائل ہوئے ہین کہ اغلب رائے یہ ہے کہ حضرت زکریا نے ورثہ پہونچنے کیلئے بیٹی کی خدا سے خواہش کی ہو عبارت معالم التنزیل نقل کیجاتی ہے - قَالَ الْحَسَن مَعْنَاہُ یرثنی مَالٖ - شاہصاحب نے اسجگہ قوت عقل سے عجیب دہوکہ آمیز گفتگو کی ہے - فرماتے ہین کہ اس آیت مین مال و اتقال سے مراد نہین بلکہ نبوت سے ہے - چنانچہ لکہتے ہین کہ مراد وراثت منصب است کہ اشرار بنی اسرائیل بعد از من بر منصب نبوت مستولی گشتہ مباد اکہ تحریف احکام الٰہی و تبدیل شرائع ربانی نمایند و علم مرا محافظت نکنند - و بدان عمل نہ آرند - کیا خوب دعا ہے کہ مجھکو بیٹا عنایت کر جو مہمات نبوت کی پوری نگہداشت کرے ایسا نہ ہو کہ فاسقین و فاجرین غلبہ پاکر شریعت کو درہم و برہم کردین - اہل عقل غور فرماتین کہ نبوت بہی ایسی چیز ہے جسپر بلا حکم خدا کوئی شخص متصرف ہوکر دین کو تباہ و برباد کردیوے - اگر حضرت زکریا کے بیٹا پیدا نہ ہوتا تو کیا امر رسالت معطل رہکر دین خدا ظالمون کے پنجہ مین پہنس جاتا حضرت

زکریا علیہ السلام حسب عقیدۂ شاہصاحب اتنا بھی نجانتے تھے کہ بحکم
لاینال عہدی الظالمین منصب امامت و نبوّت ظالمون کو نہین پہونچ سکتا۔
یہہ عہدہ خداداد ہے جسکو اللہ اوسکے قابل دیکھتا ہے عنایت فرماتا ہے
اگر بقول شاہصاحب یہہ دعا اسی معنی پر واقع ہوئی ہے تو معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت زکریا نے خدا کو ہدایت کی اور بیدار کیا کہ مجکو بیٹا عنایت کر ورنہ
نبوّت پر غارتگر مسلط ہوجائینگے۔

افسوس ہے کہ شاہصاحب نے بضد و عداوت سیدہ آیہ وارثت
کے ایسے معنی بیان کئے کہ جس سے ایک اولوالعزم نبی کی معرفت مین
بُرا بھاری دہبہ لگتا ہے۔ الفاظ دعا یہہ ہین کہ یَرِثُنِی وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ
یَعْقُوْبَ یعنی وہ مولود جس کے عنایت کرنے مین استدعا کرتا ہون۔
مجہسے ورثہ لے اور آل یعقوب سے لے۔ تو کیا نبوّت کے اجزا اور حصّہ
ہوا کرتے ہین۔ کہ کچھہ اس گھر سے اور کچھہ اوس گھر سے لیجائے۔ یہہ بات
ہرگز نہین۔ بلکہ اصل حقیقت یہہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام پیرخمیدہ
پشت ہوگئے تھے اور اونکی زوجہ گرامی سن یاس کو پہونچ چلکی تھین جس سے
زاد و ولد بظاہر بعید تہا ایسے وقت مین بحالت مایوسی اونہون نے دعا کی تھی
تاکہ باقیات الصالحات سے تمتع اوٹھائین اور اون کی املاک و جائداد جو کہ تمامی
شرعی ذمہ داریون سے پاک و صاف تھین اشرار و فجار کے ہاتھہ مین نہ پڑین
مال حلال کی حفاظت مین دعا، و تدابیر شائستہ سے کوشش کرنا معیوب نہین
بلکہ ممدوح ہے۔ پس واضح ہوگیا کہ انبیاء کے متروکات بھی ہوتے ہین۔

اور اون مین اجرا ور اثت بہی ہوتا ہے - اور سیدہ کا دعوی جائز طور پر ہوا تہا - اور خلیفہ ابوبکر نے نحن معاشر الانبیاء کے بیان کرنے سے سیدہ کے حقوق واجب تلف کر ڈالا -

تنقیح چہارم

(آیہ یوصیکم اللہ نبی و غیر نبی دونون پر شامل ہے یا کہ نفس نبی اوس سے مستثنے ہے -)

اس آیت کی نسبت شیعہ یہہ کہتے ہین کہ اولاد نبی و غیر نبی بموجب آیت اپنا اپنا حصہ مورثون کے ترکہ سے پا سکتے ہین - خدا نے دختر و پسر کے حصہ کی تعداد اس مین تبلادی ہے - سُنی صاحب یہہ فرماتے ہین کہ اس آیت کا انبیاء سے تعلق نہین امت کو حکم دیا گیا ہے کہ تقسیم ترکہ اسطرح کرنا چاہئے - اہل انصاف کے سامنے فریقین کا ثبوت دکہلایا جاتا ہے - عاقل لوگ بمعائنہ دلایل فریقین نتیجہ نکال لیوین کہ آیت کا مطلب عام ہے یا خاص - + -

دلایل شیعہ

اول ہمارے نبی صلعم و دیگر انبیاء علیہ السلام مثل سایر الناس کہاتے پیتے سوتے جاگتے تہے - عمدہ پوشاک پہنتے تہے - اونٹ و گہوڑ و غیر چڑہتے تہے - عورات سے لذتین اوٹہاتے تہے - بال بچے اولاد مراد

سب رکھتے تھے یہہ کیا معنی کہ اولاد کو اون کا ترکہ نہ ملے - اولاد انبیاء پر بڑی سختی معلوم ہوتی ہے کہ اون کے باپ کا ترکہ لوگ کہائین اور وہ مایوسانہ دیکھہ دیکھکر دم نہ مارین - یہہ صریح جبر ہے اور جبر و ظلم ذات خداوندی سے بعید ہے - سوائے ازین قرآن پاک مین کسی جگہہ صراحتاً یا کنایتہً اسکا ذکر نہین ہے - کہ نبیون کی اولاد اپنے مورثون کے ترکہ سے محروم کیگئی ہے - کتاب اللہ ہر رطب و یابس پر شامل ہے - کسی جگہہ اسکا ذکر نہ ہونا آیہ یوصیکم اللہ کا عام لوگون کے حق مین موثر ہونا ثابت کرتا ہے -

دوم بعد منسوخی ہبہ جناب سیدہ نے اس آیت کے بناء پر دعوای وراثت پیش کیا - حضرت علی نے بروایت کنز العمال وغیرہ بطرفداری سیدہ اجراء وراثت پر قرآن سے دلایل پیش کین عایشہ نے متروکہ نبی کو قابل جریان وراثت جانکر آٹہوین حصہ کا مطالبہ کیا - عثمان نے پیروی مقدمہ کا بار اپنے ذمہ لیا - + -

دلایل اہلسنت

سنی صاحب کوئی بات ایسی دل لگتی ہوئی بیان نہین کرتے جس سے خیال کیا جاوے کہ یوصیکم اللہ قاطع حقوق ورثاء انبیاء ہے - البتہ شاہصاحب نے حضرت ابوبکر کی بارہوین طعن مین فقط اسیقدر لکہا ہی کہ لفظ کم خطاب بامت است - نہ بہ پیغمبر - مگر حضرت ممدوح نے کوئی دلیل بہ ثبوت مدعا خود نہین لکہی - ویسے ہی گول مول چہوڑ گئے - البتہ

Presented by Ziaraat.Com

مولوی محمد قاسم صاحب بانئے مدرسہ دیوبند و مولف ہدیۃ الشیعہ نے ایک بڑی دلیل لکھی ہے -

فرماتے ہیں کہ اسجگہ خدا مثل کلکٹر ہے - اور نبی سررشتہ دار سررشتہ دار جب بحکم کلکٹر کسی مجرم کو حکم سناتا ہے تو اسجگہ قرینہ بیان یہہ ہوتا ہے کہ صاحب بہادر تمکو ایک ماہ کی قید یا پچاس روپیہ جرمانہ کرتے ہیں - تو گو اوس حکم کا سنانے والا سررشتہ دار ہوتا ہے - مگر اوس حکم سے اوسکے نفس کو کوئی فائدہ و ضرر نہیں ہوتا - ایسے ہی نبی بحکم خدا امت کو ہدایت کرتے ہیں - کہ اے معشر مسلمین خدا تمکو یہہ حکم دیتا ہے کہ دختر کا ایک حصہ اور پسر کے دو حصہ ہوتے ہیں - پس نبی کی ذات اس حکم سے بچی ہوئی ہے -

دوسری دلیل یہہ لکھتے ہیں کہ وراثت مردہ کی تقسیم ہوا کرتی ہے نکہ زندہ کی نبی گوشہ قبر میں زندہ موجود بیٹھے ہوے ہیں - اس صورت میں تقسیم ترکہ کیونکر ممکن ہے -

افسوس کہ ابوبکر کے ذہن عندالرجوع دعوی یہہ حجت قوی مرکز نہ ہوئی ورنہ وہ ضرور پیش فرمادیتے - مگر کیہ فائدہ نہوتا - سیدہ بہ ثبوت مرگ انبیاء اِنَّكُمْ مَيِّتُوْنَ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ قرآن سے نکالکر دکھلا دیتیں - دونوں فریق کی حجت و دلائل مثل آئینہ اہل نظر کے سامنے ہیں جسطرف عقل رہنمونی کرے جھک جائیں -

تنقیح پنجم

Presented by Ziaraat.Com

لفظ لم یورثو سے مندرجہ مولف صاحب سے عام وراثت کی نفی ہوتی ہے یا کیا۔

ہرگاہ اکابر علماء سنیہ کے بیانات سے تنقیحات ماسبق مین ظاہر ہوچکا ہے کہ انبیاء نے ترکہ چھوڑا جسپر اون کی اولاد متصرف ہوئی اور حضرت زکریا نے تحفظ مال جائز و مباح کیلئے استدعاء اولاد کی اور حدیث نحن معاشر الانبیاء ما ترکناہ صدقہ بیان کردہ حضرت ابوبکر منجر ترک جائداد وغیرہا ہے تو حدیث کافی اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْهَمًا وَدِیْنَارًا مین جو لفظ لَمْ یُوَرِّثُوْا وارد ہوا ہے وہ اثبات پر دلالت نہین کرتا کہ انبیاء سوائے پشتارہ حدیث اور کچھ گھر مین چھوڑتے ہی نہین جس سے ورثاء مستفید ہون بلکہ صاف و صحیح مطلب یہہ ہی ہے کہ علماء نے وراثت انبیاء مین علم پایا ہے نہ درہم و دینار طالب علمون کی نیلیات اور نفس معاملات مین بڑا فرق ہوتا ہے۔ مولف صاحب کو چاہئے کہ اپنے اون علماء متقدمین کو جنہون نے ارث انبیاء مین نفاذ وراثت جائز سمجھا ہی سزائے تازیانہ دیکر پوچھین کہ نبیون کے پاس تو سوائے علم حدیث کے اور کوئی چیز ہوتی ہی نہین پھر تم کیسے کہتے ہو کہ حضرت سلیمان نے وراثت مین ہزار گھوڑے پائے تھے۔ عائشہ کی سوع کو بذریعہ سمہ نرم طلب کرکے پوچھین کہ آپنے آٹھوین حصہ کا کیون دعویٰ کیا تھا۔ عثمان صاحب کو شہیمائی کہ آپ کہ وکالت نامہ لیکر عدالت مین کیسے گئے تھے۔ قاضی صاحب کا بہتر کہ آپنے خواہ مخواہ باین جلالت و عظم شان ترکہ داود مین مال کا تذکرہ کیسے

کیون آمادہ ہو گئے ۔ حسن بصری کا جبہ درویشی اوتار کر پوچھین کہ ای حضرت آپ باین کشف وکرامات و سیر ارض و سموات خلاف مقصود خدا رب یب لی ہین لدنک دنیا مین یہہ رائے دینے پر کیون آمادہ ہو گئے کہ اس دعا ارثا وراثت مال پر مشتمل ہے ۔ یہہ لوگ مولف صاحب کو سمجہا وینگے ۔ کہ حضرت یحیی ہی کی سیر سے اکثر لوگون نے قرآن سے ہدایت پائی ۔ اور اکثر نے ضلالت مین امید کرتا ہون کہ بعد معائنہ نتیجہ بر پنج تنقیح کسی عاقل کو یہہ وہم کرنے کی گنجایش نملے گی ۔ کہ انبیا مطلق کوئی چیز نہین چہوڑتے ۔ اور اون کے متروکات ناقابل اجراء احکام وراثت ہین ۔

مولف صاحب کو لازم ہے کہ بہ قایم مقامی مولوی عبد العزیز صاحب جو اونہون نے تقریر کی ہے ۔ جسکو صاحب تشئید المطاعن نے باطل کیا ہے پہلے اوسکو حرف بحرف رد کر دین تب مصنفون کی جماعت مین بیٹھنے کا نام لین ۔ ورنہ اونکی کوئی بات لائق سماعت و پذیرائی نہ سمجھی جائیگی ۔

مولف پر لازم ہے کہ پہلے یہہ لکہین کہ مقدمہ ہبہ رجوع کرنے مین سیدہ نے اپنے والد ماجد پر افترا کیا ۔ یا کہ دعوی اون کا صحیح تہا ۔

دوم ۔ ۲۵ ۔ کتابون مین جو حالات یہہ سے لکہے ہین وہ کتابین معتبر ہین یا نامعتبر بصورت نامعتبر ہونے کی دلیل کیا ہے ۔

سوم ۔ علیؑ و ام ایمن نے جو گواہی دی وہ سچی تہی یا جہوٹی ۔

چہارم ۔ عبد العزیز صاحب نے جو دعوائی ہبہ و شہادت گواہان سے انکار کیا ہے ۔ اور ۲۵ ۔ کتابون مین اوسکا حال درج ہے ۔ اندرین صورت

ہیہ کو مفتریات شیعہ بیان کرنے مین شاہ صاحب کا بیان کہان تک قابل وثوق ہے۔

پنجم۔ درحالیکہ مولف صاحب لکہہ چکے کہ معاملہ فدک بے اصل و افترا شیعہ ہے۔ تو سیدہ و عائیشہ کا مدعی وراثت ہونا حضرت علی کا وراثت انبیا کو آیات قرآن سے ثابت کرنا سیدہ کا ابوبکر سے ناراض ہو کر سد باب کلام کرلینا ابوبکر کا بروایات مدارج النبوۃ و کتاب الوفا بیہقی و شرح مشکواۃ و فصل الخطاب و ریاض النضرۃ و کتاب الموافقہ ابن السمان وغیرہا مندرجہ تشئید المطاعن صفحہ ۲۲۷ - کیا معنی رکہتا ہے۔ اگر فدک پر کوی نزاع نہ ہوا تہا اور شیعہ نے مفتری بنکر خواہ مخواہ ابوبکر کے سر پر طوفان تہوب دیا تہا۔ تو یہہ اتنی باتین کہان سے پیدا ہوگئین۔

مولف صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ وہ شیعہ کو افترا پرداز بتلاتے ہین سچے ہین یا ان کے علماء سابقین ان واقعات کثیرہ دغدیدہ کے بیان کرنے مین جہوٹے ہین۔ آخر دونوں مین کوی سچا بہی ہے۔

الحمداللہ کہ ہر پنج تنقیح مین مولف صاحب کے دعوی کے کشف حقیقت کیگئی اگر تا مدۃ العمر جواب دینے مین کوشش کرنا چاہینگے۔ توانشاءاللہ ایک بات کا جواب معقول نہ دیسکینگے۔ یہہ لطیفہ بہی قابل سننے اور یاد رکہنے کے ہے۔ مولف صاحب تائید غیبی کے صفحہ ۴۔ سطر ۴۔ پر لکہتے ہین کہ بخاری مین لکہا ہے۔

کہ عمر ابن خطاب نے علی و عباس و عثمان و عبدالرحمان بن عوف و

وسعد بن ابی وقاص و زبیر بن العوام سے پوچھا کہ قسم دیتا ہون مین تم لوگون کو اوس
خدا کی جس کے حکم سے قایم ہے آسمان و زمین آیا جانتے ہو تم تحقیقا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہین ہم وارث کئے جاتے جو چیز کہ چھوڑا
ہم نے اوسکو وہ صدقہ ہے۔ سب نے کہا کہ واللہ ہان کہا ہے پھر متوجہ ہوئے
حضرت عمر طرف حضرت علی و عباس کے۔ پس کہا کہ ہم قسم دیتے ہین تم
دونون صاحبون کو آیا تم دونون جانتے ہو کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ نے ایسا فرمایا ہے۔ دونون صاحبون نے کہا کہ واللہ یون ہی ہے
آگے مولف صاحب لکھتے ہین کہ یہہ حدیث اکثر صحابہ جانتے تہے نہ صرف
حضرت ابوبکر خصوصاً حضرت علی کو جو شیعہ کے نزدیک معصوم ہین اوسی صفحہ
چار پر مولف صاحب بخاری سے دوسری حدیث نقل کرتے ہین کہ قَالَ
اَبُوبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِیٌّ وَعَائِشَۃُ لَانُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ
واہ یہہ عجیب نغمہ بے وقت ہے۔ بروقت بحث وراثت بعد ابوبکر ایک
گواہ حدیث لانورث نہ تہا۔ اور عمر صاحب کے سامنے کو زیون نکل پڑی۔
ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغہ نے ایک طولانی عبارت مین بیان کیا ہے
کہ اس حدیث کی سماعت پر کسی نے گواہی نہین دی چنانچہ وہ فقرہ یہہ ہے
فَاِنْ کَانَتْ ھٰذِہِ الرِّوَایَاتُ اَیَّامَ اَبِیْ بَکْرٍ وَمَا نُقِلَ اَنَّ
اَحَدًا مِنْ ھٰؤُلَاءِ یَوْمَ خُصُوْمَۃِ فَاطِمَۃَ وَاَبِیْ بَکْرٍ رَوٰی
مِنْ ھٰذَا شَیْئًا ۔ دور کیون گئے شاہ صاحب بہی تو قبول کرتے ہین۔
کہ اوس وقت اس حدیث کی سماعت کا حال کسی دوسرے سے دریافت نہین کیا

چنانچہ ابو بکر کے بارہوین طعن مین لکھتے ہین - کہ چون این خبر را (یعنے حدیث
وراثت را) ابو بکر خود شنیدہ بود صاحب تفتیش از دیگرے نداشت - بہلا
یہہ بہی کوئی بات ہے - کیون حاجت تفتیش نہ تہی خاندان نبوت کا جنکی
اطاعت بحکم حدیث ثقلین ابو بکر و تمام امت پر فرض تہی معاملہ تھا ابو بکر پر
لازم تھا کہ اپنے کلام کی تصدیق کے لئے دو چار گواہون کا بیان ضرور قلمبند
کر لیتے تاکہ فاطمہ پر حجت ہو جاتی علی سے کہتے کہ حضرت آپ کے سامنے
نبی صاحب لانورث فرما گئے ہین - آج آپ کی بی بی صاحبہ خلاف اوسکے
ورثہ مانگ رہی ہین - ذرا اون کو سمجہا دیجئے کہ تم بوجہ اولادنبی ہونیکے
باپ کے ترکہ سے محروم ہو چکی ہو عام خلائق کی طرح تمکو ورثہ نہین ملسکتا
اگر سرِ دربار مرتضے ایسی گواہی دیتے تو فاطمہ چپکی ہو کر گہر مین بیٹھہ رہتین
نہ ابو بکر سے ناراض ہو کر باب کلام بند کرتین اور نہ بر وقت رحلت وصیت
فرماتین کہ ابو بکر کو میرے جنازہ پر نہ کہڑا ہونے دینا - اور نہ ہم لوگ
بطرفداری سیدہ صاحب کی بعض الفاظ سے مذمت کرتے -
غرضکہ بیانات گواہان لینے مین سوائے فائدہ کے کوئی نقصان تہا
مگر ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند - خلیفہ صاحب نے اسمعاملہ مین ضرور
کچہہ فائدہ دیکہا ہوگا -
بخاری شریف مین عائشہ و عثمان و علی و عباس وغیرہا کا حدیث وراثت پر
گواہی کا دینا لکہا ہے اور بخاری ہی مین دربارہ حدیث نبی النبی یہہ بہی درج
ہے کہ عائشہ نے ابو بکر سے آٹہوان حصہ بوکالت عثمان طلب کیا - دیکہو صفحہ

(۲۰۴) تشئید المطاعن - نہ معلوم مولف صاحب ان ہر دو روایات مخالفہ ومتضادہ سے کسکا اعتبار فرمائینگے - بڑا غضب ہوا اختلاف کلام کے جرم مین بی بی بخاری بے اعتبار ہوئی جاتی ہین - عائشہ بھی عجیب دلالہ تہین ایک جگہہ کہتی ہین کہ متروکات نبی صدقہ ہین اون مین وراثت جاری نہین ہو سکتی - اور دوسرے موقعہ پر خود مدعی وراثت ہو کر مقدمہ لڑا بیٹھین - خیر یہہ تو عورت تہین مگر عثمان بہی بہک گئے - حدیث لا نورث کی گواہی بہنی اور مقدمہ وراثت کا وکالت نامہ بہی لکہا لیا - حضرت ابو بکر اک سادہ طبیعت وشریف مزاج آدمی تہے - ورنہ عثمان کو قانون پیشہ سمجہکر بجرم دہوکہبازی وخلاف بیانی سپرد سشن کر دیتے - حقیقت مین شیخ سعدی نے صحیح کہا ہے

نکوئی با بدان کردن چنان است کہ بد کردن بجائے نیک مردان

اگر ابو بکر صاحب عثمان کی چالاکی سے چشم پوشی نکرتے اور سپرد فوجداری ہی کر دیتے - تو اون کو اپنی عہد خلافت مین یہہ جراءت نہوتی کہ تمام فدک کو مروان کے پیٹ مین ٹہیسڑ دیتے - دیکہو رسالہ تجادیہ مولفہ حقیر انعافات وقت سے حدیث وراثت کے تمام گواہ نکل گئے - علی وعباس بہی اسطلے درجہ کے گواہون مین داخل ہین اور روبروے عمر اونہون نے ایک بڑے جلسہ مین نہایت شدومد وواللہ باللہ کے ساتہہ شہادت ادا کی ہے - ہمنے رسالتماب کی زبان سے یہہ حدیث سُنی ہے - کہ ہمارا ورثہ صدقہ ہے - احکام وراثت اوسپر نفاذ پذیر نہین ہو سکتی - مگر صحیح مسلم کی کتاب الجہاد مین مذکور ہے - کہ علی وعباس نے حضرت عمر کے اجلاس مین دعویٰ

فدک پیش کیا۔ جسپر اونہون نے یہہ جواب دیا کہ اسے علی و عباس اس مقدمہ کو تم نے ابوبکر کے سامنے پیش کیا تہا۔ پس جبکہ اونہون نے تمہارے خلاف مراد فیصلہ صادر فرمایا تو تم دونون نے اونکو کاذب غادر وخاین واثم سمجہا۔ مین ابوبکر کی رائے کو توڑ کر تمکو ڈگری نہین دیسکتا۔ تم مجکو بہی ایساہی جانتے ہو۔ جیساکہ میرے بڑے بہائی کو جانتے تہے۔ بخاری وسلم کی بہی عجیب پر نور روایات ہین نہ کہین ہیرے نہ پہیر کسی جگہہ لکہا ہی کہ فلان فلان مدعی وراثت کی گواہ تہے اور پہر اونہین گواہون کو لکہاہے کہ مدعی وراثت ہوئے اور حاکم کو جہوٹا اور دغاباز کہا ایک اجلاس سے مقدمہ ہارے اور پہر صبر نکیا دوسرے حاکم کے یہان اوسی مقدمہ کو مجدداً دایر کرادیا۔ دفعہ ۱۳ ضابطہ دیوانی کا بہی خیال نکیا۔ چونکہ اہلسنتہ کی صحیحین مین یہہ خلاف عقل جہگڑے درج ہین۔ وہ ہی جواب عنایت فرمائین کہ یہہ کیا قصہ ہے۔ یہہ کیسے لوگ تہے جو کبہی گواہ بنے۔ اور کبہی مدعی بنکر حاکم کو جہوٹا سمجہا۔ ایک جگہہ مقدمہ ہارا دوسری جگہہ دایر کیا۔ کسی عالم اہلسنتہ نے آجتک اس پیچیدگی کو نہین سلجہایا۔ ہان مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مولف ہدایۃ الشیعہ نے علی وعباس کی نسبت لکہاہے کہ ایک مرتبہ ابوبکر کے اجلاس مین مقدمہ دایر کرکے بعد ناکامی جو عمر کی کچہری مین عرضیدعوی لیکر پہونچ گئے اُسکی وجہہ یہہ ہی کہ یہہ بندگوار بشر تہے اور بشر سے سہو ہونا ممکن ہے۔ پس انہون نے بہول کر دعوی کردیا الخ عجب ہوائے محو وسہو چلی کہ کئی آدمی بہول بہلیان مین پڑگئے۔ عائشہ وعثمان مدعی وراثت کی گواہ اور پہر اوسی بات کے

ہوے بیٹھے ہوئے مدعی علے و عباس گواہ اور پہر دعویدار بہول چوک ایکدفعہ ہوتی ہے نہ چند بار اول ابوبکر کے عہد مین ہوئے پہر عمر زان بعد عثمان کیوقت مین دعوائے فدک کرنے سے سہو کیا - غرضکہ ہر وقت اور ہمیشہ بہولتے ہی رہے - باد کیون آتا مطلب کے خلاف ہی تہا -

مولف صاحب بار بار بخاری کی احادیث گہسیٹ گہسیٹ کرلاتے تہے دیکہو ہمنے اوسی صفحہ کے اندر جسکو اونہون نے چہپڑا تہا - یعنے یہہ کہ علی ہی حدیث وراثت کو جانتے تہے - ایسا جال مین پہانسا ہے کہ جتنا اوچہل کود کرو اس بلا سے ہاتہہ پیر چہوڑانا چاہین گے بند پر بند جکڑتا جائیگا - تا اینکہ دم گہٹ گہٹا کر جان ہو اور روح فنا ہو جائیگی - رسالہ تائید غیبی کے صفحہ (۱۶ سطر ۱۲) پر مولف صاحب لکہتے ہین -

ناظرین کو مژدہ ہو کہ اس کمترین نے ایک رسالہ شیخ حبیب احمد شیعی کے اشتہار کے جواب مین لکہا ہے - چونکہ اوس شیرہ چشم دکور باطن نے حضرت ابوبکر و عمر کے ایمان و اسلام مین بہی کی ہے لہذا اوسکا ثبوت تحقیقاً والزاماً عقلاً و نقلاً کتب معتبرہ سے باقوال آیہ کرام لکہا گیا ہے - اور اثبات خلافت خلفاء راشدین و ابطال اعتراضات معترضین کمال بسط و تفصیل سے کیا ہے - اور قریب تیس ۳۰ روایتون کی کہ اکثر کتب شیعہ کی ہین - ثبوت خلافت خلفاء راشدین مین لکہی گئی ہین - اور حدیث خم غدیر کی پوری بحث مذکور ہے - اور دربارہ شان نزول آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ الایۃ فریقین کے مفسرین کے اقوال مع ما لہ و ما علیہ کے مسطور ہین - اور اہلبیت و عترت کی نسبت جو کچہ

شیعون کے خیالات ہین وہ دیکھلائے گئے ہین - عنقریب انشاء اللہ تعالے
یہہ رسالہ چھپکر ہدیہ ناظرین ہوگا - واہ سبحان اللہ ہم تو مدت سے منتظر تھے
کہ کوئی صاحب اشتہار آئینہ حق نما کا جو کہ شیخ حبیب احمد صاحب سہارنپوری
نے شائع کیا ہے جواب لکھین - تو حقیقت اہلسنت کھلجائے -

امروہہ سے مولوی محمد احسن قوم نورباف نے ایک جواب لکھا تھا -
جسمین مثل مؤلف اپنی تمام کتابون کو بے اعتبار بتلایا گیا تھا - حالانکہ بخاری
و مسلم بھی اوسی مین داخل ہین - اوسکا جواب بذریعہ حمایت الایمان امروہہ
سادات نے چھاپا تھا - اور ایک لاکھہ روپیہ انعام مجیب کے لئے تجویز کیا
تھا - آجتک تو کسی نے دم نہ مارا تھا - مگر اب مؤلف صاحب نے کروٹ
بدلی ہے - دعوی تو پرزور معلوم ہوتا ہے مگر نتیجہ مین وہ ہی تین کانی ہونگی
جہلا سنیہ تو بہت خوش ہو رہے ہونگے کہ مؤلف صاحب بڑے محقق ہین
مگر عقلاء خود سمجھہ جاوینگے شیخین کے باایمان ہونے کا جو مؤلف صاحب نے
ثبوت دینا چاہا ہے - اونکو آگاہ ہونا چاہئے کہ اشتہار مذکور مین یہ استدعا کی گئی
ہے - کہ ہر دو رسالہ [illegible] دونون صاحبون کا دنیا سے ایمان سمیت جانا
ثابت کردو - مؤلف صاحب نے یہہ نہین لکھا کہ ہم رسالہ مذکور کے اون
مضامین کو جو کہ ثبت کفر و نفاق شیخین لکھے گئے ہین - باطل کرکے اپنے
خلیفون کا باایمان ہونا ثابت کرینگے - اس سے ہمکو ایک نوع کی تشویش
ہوگئی - کہ بخاری و مسلم و مشکوۃ وغیرہا سے لکھدینگے - قال ابو ہریرہ
وقال عائشہ وقال عکرمہ وقال عمر ابن سعد قال شمر ذی الجوشن

اگر مولف نے رسالہ سجادیہ کا رد نہین لکھا اور ویسے ہی قلم اوٹھایا ہے تو اونکو لازم ہے کہ مسودہ کو پھاڑ پھوڑ کر خاک سیاہ کردین خلاف منشا اشتہار اگر جواب ہوا تو روایات مین نیلام کردیا جاوے گا۔ معاملہ غدیر جو نکہ شاہصاحب تحفہ مین بہت کچھہ لکھہ چکے ہین اوسکا جواب مجلدات عبقات الانوار مین جلد دوم حدیث غدیر سے دیاگیا ہے۔ مولف صاحب کو لازم ہے کہ اوس جلد کا جواب دیکر حدیث غدیر کا غلامقصود شیعہ ہونا ثابت کرین۔ ورنہ جو کچھہ لکھا ہے وہ بچون کو تنگ بنانے کے لئے دیدین۔ ہمارے سرکار مین غیر ٹکسال عزیزون کی قدر و منزلت نہین ہے اشتہار نمبر حق نما مین ہمنے پہلے یہہ شرط لکھدی ہے کہ براہ بندہ نوازی کمتی جانچ کے لئے معاملہ و مرتب کرکے تین نمبر بائے مندرجہ اشتہار کا ہمسے ثبوت لے لیجئے۔ رسالہ سجادیہ مندرجہ جواب تیار فرمایئے سوائے اسکے کہ بقاعدہ مناسب مناظرہ ہو آپ کے لکھے ہوئے جواب بنا اہمارے یہان قبول نہوگا۔

مولف صاحب اگر تیرا لیلا اشتہار ملحوظ رکہ جوابدین تو بہتر ورنہ خاموش ہین جیسے کہ قدیم سے اون کے بزرگ بمقابلہ شیعہ رہی ہین۔ صفحہ ۲ و ۳ پر مولف صاحب دو آیتین قرآن پاک کی پیش کرتے ہین۔ اوّل ایہ خمس واعلموا انما غنمتم من شی فان اللہ خمسہ وللرسول ولذی القربے والیتمے والمسکین وبن السبیل۔ دوم آیہ۔ مال فے ما افاء اللہ علے رسولہ من اھل القرے فللہ وللرسول ولذی القربے والیتمے والمسکین وابن سبیل الی اخرہا ہر دو آیات سے وہ یہہ نتیجہ

نکالتے ہین کہ خمس وہ مالِ فی ہین چونکہ چند حصہ کئے گئے ہین لہذا اوسمین جو
کثرتِ حصہ داران اجراء احکام وراثت نہین ہوسکتی وقف وہبہ ومیراث سب باطل
دعوائے بلادلیل ہے ۔ مولف صاحب کو آگاہ ہونا چاہئے کہ اموال متذکرہ کے
تقسیم کرنے کو یہہ چھہ موقع بتلائے گئے ہین ۔

مطلب ظاہر یہہ ہے کہ اس مال کو اور ضرورتون مین صرف نہ کیا جاوے
سوائے ان مقامات کے جنکی تفصیل درج قرآن ہے چھہ حقدارون مین تین
مستحق متعین ہین اور تین مجہول ۔ خدا و رسول وذی القربےٰ کی تشخیص بلا
تردد ہے ۔ یتیم ومسکین ومسافرین مین کلام ہوسکتا ہے مگر تین صفات آخر کی
آدمی خاندان رسول مین بہی موجود تہی ۔ پس کیون نہین ممکن ہے کہ تمام آیت
خاندان رسول کو فائدہ پہونچانے والی ہو ۔ یہہ نہین ہوسکتا کہ اپنے گہر کے
یتیم ومسکین فاقہ سے مرین اور دوسرون کا پیٹ بہرا جائے اول
خویش بعدہٗ درویش پر تمام اللہ لوگون کا عمل ہے ۔ یہہ آیت اون لوگو
سے علاقہ رکہتے ہین ۔ جن پر زکواۃ حرام کی گئی ہے ۔ عام یتیم ومسکین و
مسافرین کو اس حکم مین داخل سمجہا جائے تو بڑی ناانصافی ہے ۔ کہ وہ
زکواۃ پر بہی ہاتہہ مارین اور خمس ومالِ فی سے بہی بہرہ یاب ہون ۔ اور
یتیمانِ آلِ محمد زکواۃ سے بہی محروم رہین ۔ اور خمس جو اون کا اصلی
حق ہے اوسمین بہی حصہ نہ پائین ۔ اس مال مین آدہا جناب سیدؐ کا
بلاشراکت غیرے بہی ہوتا ہے ۔ کیونکہ خدا کا حصہ رسول کا حصہ تہا بعد
انتقالِ رسول متعلق ہوا ولی وذی القربےٰ جو کہ سیدہ ہین دو حصہ خدا و رسول کے

اور ایک حصہ اپنا پاکر تین حصّے کے مالک ہو جائینگے جو کہ پورا نصف ہوتا ہے اگر مولف صاحب اسموقع پر یہہ فرمائین کہ خدا و رسول کا حصہ امام زمانہ کا تہا۔ اور وہ ابوبکر تہے۔ ہمکو اس کے تسلیم کرنے سے کچہہ عذر نہین۔

مگر حضرات اہلسنت اتنا ثابت فرما دیوین کہ ابوبکر و عمر کو آنحضرت نے اپنا جانشین فرمایا تہا۔ جو صاحب اس بات کا ثابت کرنا چاہین وہ پہلے شاہ صاحب کے اس قول مندرجہ تحفہ کی اصلاح کا فکر فرمالیں کہ خلفاء ثلثہ نہ معصوم اند و نہ منصوص۔ پس جبکہ عبدالعزیز جیسے ہوا خواہ ثلاثہ کو اون کے غیر منصوص ہونے کا اقرار ہے تو ایسے ثبر و ہوندو خلفاء کو مال خدا و رسول کا مالک جایز قرار دینا سراسر بعید العقل ہے بخاطر داشت حضرات اہلسنت ہمنے مان لیا کہ بوجہ تعلقات سیاست و حکومت حضرت ابوبکر امام وقت تہے۔ اور حقوق خدا و رسول پر اونکو تصرف کرنے کا منصب تہا۔ تو کیا اس امامت سے وہ سہم ذوی القربیٰ کو ہی شیر مادر سمجہکر ہضم کر سکتے تہے۔ امام وقت پر یہہ بہی تو لازم ہے کہ حقداروں کو اون کا حق واجب پہونچائین۔ اہل قرابت یتیموں مسکینوں مسافروں کو اون کا حصہ واجب عنایت فرماوین۔ ہم اتنی دردسری گوارا نہین کرتے کہ اسوقت کتنے ساکین و مسافرین کی فہرست بتائین کہ کس کسکو دیا گیا۔ فقط ذوی القربیٰ کی بابت خیر اندیشان خلفاء سے پوچہتے ہین۔ کہ بندہ کو مال خمس سے کتنے خوار گیہون دئے۔

فدک سے جسکی بروایاتِ اہلسنت مندرجۂ تشئید المطاعن ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی تھی - کیئے ہزار روپیہ دے - آخر ان بیٹے جا گئے تو ذوی القربی کو بھی دیا - یا سب خود ہی سمیٹ لیا -

شاہ صاحب ابوبکر کے بارہوین طعن مین لکھتے ہین کہ مال انتخاب بعد از وفات حکم وقف دارد بر جمیع مسلمین خلیفہ وقت ہر کہ راخواہد بچیزے اختصاص نماید مؤلف صاحب صفحہ ۳۱ مین لکھتے ہین کہ وقف وہبہ و میراث سب باطل دعوے بلا دلیل ہے - کیا خوب بقول شاہ صاحب متروکات نبی بعد وفات وقف ہون اور بقول مؤلف صاحب اونمین تابیت وقف وہبہ وغیرہ نہ ہو نہ معلوم ان دونون صاحبون مین کون سچا ہوگا عبد العزیز صاحب کو تو جھوٹا کہہ نہین سکتا البتہ مؤلف صاحب ... ہونگے ... ہوتا کی خلیفہ وقت کے اختیارات تو بقول شاہ صاحب ایسے وسیع ہون کہ جسکو چاہین کسی چیز مین مخصوص کرا دیوین اور رسول خدا اتنا بھی نہ کرسکین کہ ... کو فاطمہ کے ساتھ خاص کرا دیوین - عجب سے نائب وسیع الاختیار سوائے ابوبکر کے اور کہین نہین دیکھا - ... کتابون مین لکھا ہے کہ حضرت نے ہبہ کیا ... لوگون نے ... گواہی دی -

مؤلف صاحب فرماتے ہین کہ یہہ دعوی بلا دلیل ہے نہ معلوم دلیل ان کی اصطلاح مین کس چیز کا نام ہے - اب اوس توجیہ غیر وجیہ کا جواب دیتا ہون جسپر ... سے مؤلف صاحب کو ... ناز ہے کہ حدیث کافی مین جو یہہ فقرہ ہے اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْهَمًا وَلَا دِیْنَارًا وَاِنَّمَا اَوْرَثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِهِمْ - اسمین لفظ (لَمْ یُوَرِّثُوْا) عام وراثت کی نفی پر دلالت کرتا ہے

یعنی کسی فرد کے لئے افراد عالم سے خواہ وہ وارث ہون یا علماء تک انبیاء سے ورنہ نہین ہوسکتا۔ اور دوسرا لفظ واستثنا ہے یہہ لفظ بمقام حصر ایا کرتا ہے دونون لفظونکی تائید مین مولف صاحب نے صفحہ ۹ پر آیات قرآن پیش کیے ہین جنکو ذیل مین معہ جواب لکھتا ہون۔ بحث لفظ (لم) قولہ تعالے الا ابلیس لم یکن من الساجدین۔

مولف صاحب اس آیہ مبارکہ کے یہہ معنی لکھتے ہین مگر ابلیس نہ تھا سجدہ کرنے والون سے۔ فائدہ مین تحریر فرماتے ہین کہ نتیجہ آیت یہہ ہوا کہ نتھا سجدہ کرنے والون سے نہ یہہ کہ اوسنے کسی جزو زمانہ مین سجدہ کیا۔ اگرچہ اوسوقت نکیا مطلب مولف کا یہہ ہے کہ لم یکن من الساجدین۔ جو در باب شیطان قران مجید مین آیا ہے وہان لفظ (لم) ما القطع ثابت ہوتا ہے کہ ذات شیطان سے عام طور پر سجدہ کی نفی کی گئی ہے یعنے یہہ کہ نہ اوسنے پہلے کبھی کسی جزو زمانہ مین سجدہ کیا اور نہ اب زمرہ ساجدین مین داخل ہوا افسوس ہے کہ مولف صاحب نے اپنے دعوی کے سچا ہونے کی غرض سے آیہ قرآن کی غلط تعبیر کی۔ اصل واقعہ یہہ ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا وجود باکرمت خدا نے بنایا تو تمام فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ تعظیمی کرو سب نے بحکم خدا فوراً ارشاد بجا لائے مگر شیطان نے خدا سے بحث شروع کردی کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ یعنے میری خلقت آگ سے ہے اور اس کی مٹی سے آگ جسم لطیف رکھتی ہے اور خاک کثافت سے بھری ہوئی ہے۔ یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اعلےٰ ادنیٰ کی تعظیم کرے اسپر خدا نے اوسکو گروہ ملائکہ سے خارج کرکے باغیون قرار دیدیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ شیطان کو جزو زمان کیا

بلکہ ہر زمانہ مین سجدہ باری ادا کرنے کی عادت تہی نیز دیگر ملائکہ بہی عادی بسجود تہے
اسیواسطے خدا نے تمام گروہ ملائکہ کو جو کہ اپنے معبود کی عبادت مین حاضر رہتے تہے
امر بسجدہ فرمایا تہا - اگر شیطان طائفہ ساجدین مین نہ ہوتا اور کبہی پہلے اوسنے یہہ عمل
نہ کیا ہوتا تو بمقام استدلال یہہ نہ لکہتا کہ مین اوس آدم سے افضل ہون - بلکہ
یہہ دلیل پیش کرتا کہ ہرگاہ خدا ہی نے خود بدولت کے سامنے کبہی سر نہین جہکایا -
یا تو یہہ ہیولۂ خاکی یعنے جسد آدم علیہ السلام کیا وقعت رکہتا ہے حسب مذاق مولف
خدا سے بڑی غلطی ہوئی کہ آدم علیہ السلام کے سامنے سر جہکانیکا ایسے فرشتہ کو
حکم دیا جو کہ ہمیشہ سے بر سر بغاوت تہا خدا کا شیطان کی نسبت یہہ فرمانا کہ (ابیٰ
واستکبر) یعنے آدم کو سجدہ کرنے سے ازراہ غرور انکار کیا اسی پر دلالت کرتا ہے
کہ وہ انکار براہ تکبر اوس سے واقع ہوا ورنہ وہ ہر وقت سجدہ باری پر آمادہ تہا
کمال تعجب سے کہا جاتا ہے کہ مولف صاحب شیطان کے ازجملہ ساجدین ہونیسے
منکر ہین حالانکہ تمام اہل اسلام اوس کے معلم الملکوت و عابد و ساجد ہونیکے
مقر ہین چنانچہ یہہ شعر زبان زد عام ہے ؎

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنیسے	اگر لاکہون برس سجدہ مین سر مارا تو کیا مارا

مطلب یہہ ہوا کہ گو پہلے شیطان نے کثرت سجود سے اپنے ماتہے کو زانوئے
شتر بنا دیا تہا - مگر ایک دفعہ بہ مخالفت حکم باری ترک کرنے سے تمام گذشتہ
عبادت رائیگان ہوگئی - مین کمال حیران ہون کہ خدا کو آدم کے لئے انکار سجدہ
سے شیطان پر ایسا غصہ آیا کہ اوسکو ملقوف ملائکہ سے خارج کرکے تا قیامت راندہ
درگاہ کر دیا اور قبل ازین ترک عبادت سے گاہے ملال نہ ہوا - مجکو سخت استعجاب ہے

خدا اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرماتا ہے کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور انسانوں کو مگر برائے عبادت اور شک نہیں کہ بحکم کان من الجن ابلیس ملعون جنس اجنہ سے تھا اندرین صورت مولف صاحب کیونکر یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ شیطان سے نے یہ فہوائے لم یکن من السجدین کبھی پہلے سجدہ نکیا تھا۔ بہ پاس خلفا ایسی سخن تراشی فرماتے ہیں جس سے خواہ مخواہ اون کی حق پوشی و ناحق کوشی کا یقین کرنا پڑتا ہے۔ میں انشاء اللہ بخاری و مسلم شریف سے ایسی احادیث دکھلاؤں گا جن سے بلا تکلف سمجھ لیا جائے گا کہ مولف کا یہ دعویٰ کہ لفظ (لم) سے عام نفی مستنبط ہوتی ہے سراسر باطل ہے۔ بخاری شریف میں لکھا ہے بغضبت فاطمۃ بنت رسول اللہ وھجرت ابا بکر فلم تزل مہاجرتہ حتےٰ توفیت وعاشت بعد رسول اللہ ستۃ اشھر۔ یعنے غصہ ہوئیں فاطمہ ابو بکر پر اور ترک جدائی اختیار کی اور نہ زائل ہوئی جدائی اون کی ابو بکر سے یہاں تک کہ وفات پائی اور زندہ رہیں بعد نبی چھ مہینے۔ لفظ مہاجرت مندرجہ بخاری سے اسجگہ یہہ مراد ہے کہ سیدہ نے ابو بکر سے ملنا جلنا بعد مقدمہ فدک ترک کر دیا۔ چونکہ حدیث میں لفظ (لم) آیا ہے۔ غالبًا مولف صاحب اور اون کے ہم مذہب یہہ ہی سمجھیں گے کہ (لم) سے عام نفی پائی جاتی ہے یعنی یہہ کبھی اور کسیوقت سیدہ اور ابو بکر میں اتحاد نہیں ہوا قضیہ فدک کے قبل و زمانہ مابعد میں لگا ہے باہم ربط و ضبط نہ ہوا تھا بہ مقام دیگر بخاری موصوف میں ہے فوجدت فاطمۃ علے ابی بکر فی ذالک فھجرتہ فلم تکلمہ حتےٰ توفیت

Presented by Ziaraat.Com

وعاشت بعد النبی ستة اشھر - یہہ حدیث بھی ہم معنی حدیث بالا سے
اور لفظ (لم) بھی موجود ہے نہ معلوم اسجگہہ مؤلف صاحب کیا معنی تجویز فرمائینگے
مسلم شریف مین بھی - لم یتکلم حتی ماتت - درج ہے - مولوی خلیل احمد
صاحب انبیٹھوی ضلع سہارنپور نے ہدایات الرشید مین (جسکو اہلسنت نے
نمونہ عجائبات قدرت خداوندی کا خطاب دیا ہے - (دیکھو اشتہار مولوی
محمد قاسم صاحب الہ آبادی جس کی سرخی یہہ ہے کہ سوال از جمیع علمائے
شیعہ) لکھا ہے کہ لفظ (لم) عام کلام کی نفی نہین کرتا - بلکہ مطلب یہہ ہے
کہ سیدہ نے خاص معاملہ فدک مین فرط ندامت وخجالت سے گفتگو نہ کی دیگر
امورات مین گفت وشنود ہوتی رہی بلکہ صاحب ہدایا الرشید نے شیعہ کی
کتاب علل الشرائع سے ثبوت پیش کیا ہے کہ سوائے امر فدک سیدہ
وحضرت ابوبکر مین سلسلہ کلام جاری تھا اسکا جواب حقیر نے رسالہ تقریر دلپذیر
مؤلفہ خود مین عجیب پرلطف دیا ہے بہرحال مؤلف صاحب تو ہرجگہہ (لم) کو
عام تجویز فرماتے ہین - مگر مؤلف ہدایات الرشید وامام مسلم وبخاری نے جو اوسکو
خاص کیا ہے دیدہ باید اون کے حق مین بپاداش مخالفت کیا ارشاد فرماتے
ہین - مؤلف صاحب کو یقین فرمانا چاہیئے کہ بہ حکم ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامے
دارد کہین لفظ (لم) سے عام نفی ہوجاتی ہے اور کسی جگہہ خاصہ حدیث کافی
مستدلہ مؤلف صاحب مین اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْهَمًا وَّلَا
دِیْنَارًا جو وارد ہوا ہے اسجگہہ لفظ (لم) سے یہی مطلب صریحا پیدا ہوتا ہے
کہ امت محمدی مین جو علماء حق ہین وہ وارث نبی ہین - مگر ایسے وارث نہین

جبکہ ہر مورث کے ورثاء ہوتے ہین - بلکہ وہ وارث علم نبی ہین جس سے ترویج واشاعت احکام دین کرین نہ ایسے وارث کہ متروکہ مورث سے درہم و دینا ر پاتین جناب مولانا و مقتدانا السید علامہ حسنین صاحب لکنھوی ادام اللہ وجودہ نے جو مختصر جواب جواز قلم فرمایا وہ ایسا جامع ہے کہ جسکے مقابلہ مین علماء و ہمارے ناکارہ علماء نہین ہو سکتے مولانا نے مقدیم الوصف نے جو جواب تحریر فرمایا ہے کہ حدیث درہم و دینار و معاملہ سیدہ سے کوئی علاقہ نہین یہہ بھی جواب سلطان العلماء اعلی اللہ مقامہ نے حاشیہ معالم پر لکھا ہے - دیکھو تشئید المطاعن جواب باب دہم تحفہ مین بہ مقام بحث وراثت صفحہ (۲۰۷)-

بحث متعلق بلفظ (انمّا)

حدیث کافی مین جو یہہ الفاظ وارد ہوئے ہین و انما اورثوا احادیث من احادیثہم اسکی نسبت جناب مخاطب صاحب تحریر فرماتے ہین کہ لفظ و (انما) حصر ہی چنانچہ خدا فرماتا ہے انما اللہ الہٌ واحدٌ جز این نیست کہ اللہ الہ واحد ہے اون کے ذہن رزین مین یہہ امر متمکن و جاگزین ہو گیا ہے کہ ترکہ انبیاء کا انحصار محض احادیث ہو چکا ہے سوائے علم و حدیث کے اونکا اور کوئی ترکہ و ورثہ نہین ہے مین افسوس کرتا ہون کہ مخاطب صاحب نے (انما) کو بمعنی حصر تجویز کرتے وقت شاہ صاحب کی روح سے بھی شرم نہ کی حضرات اہلسنت کی یہہ کیفیت ہے جبکہ کوئی لفظ مفید مطلب ہوتا ہے اوسکے معنی بدلکر کچھہ اور رنگ پکڑ جاتے ہین اور جسوقت وہی لفظ مضرت رسان ہوتا ہے دوسرا پہلو بدل لیتے ہین - جناب امیر علیہ السلام نے جو رکوع مین انگشتری تصدق کی تھی اوسکے بارہ مین خدا نے یہہ آیت شریف نازل فرمائی ہے - انما ولیکم اللہ و رسولہ الی اخرہ شیعہ کہتے ہین کہ (انما) انحصار ولایت پر دلالت

کرتا ہے یعنے متولی امر خدا و رسول بجز اسکے اور کوئی نہیں جسنے رکوع مین انگشتری دی اور وہ شخص باتفاق امت جناب امیر علیہ السلام ہین۔ پس آپ ہی آنحضرت کے خلیفہ بلافصل ہین اسپر جناب شاہصاحب کو ایسا غصہ آیا کہ فرط غیظ و غضب و جوش حسد و عداوت خاندان نبوت سے صاف انکار کردیا کہ شیعہ (انما) کو حصر تجویز کرنے مین بر سر غلطی ہین۔ انحصار ولایت حضرت امیر کی ذات پر منحصر نہین دیگر بزرگوار بھی متولی امر اسلام ہین ویکہئے مخاطب صاحب انما کو حصر لکہنے مین سچے ہین یا عبد العزیز صاحب اوسکے خلاف بیان کرنے مین۔ اگر جناب مخاطب بہ مخالفت شاہصاحب (انما) کو حصر بیان کرتے ہین تو اونکو ثلاثہ کی خلافت سے استعفا، لازم آگیا کیونکہ شاہصاحب نے اسی خوف سے انکار حصر کیا ہے حضرت مخاطب بالیقین سمجہہ لین کہ ہم بہی (انما) کو حصر جانتے ہین۔ اور حدیث موصوفہ بالا مین (انما) نہایت صحیح و بجا و حسب موقع واقع ہوا ہے اور مخحکم حصر سے یہہ ہی مراد ہے کہ بجز علم و احادیث علماء اور کسی چیز کے از قسم درہم و دینار وارث انبیاء نہین ہوسکتے نہ یہہ کہ اون کی وارثت میں اجراء احکام ارث ممنوع ہے مین امید کرتا ہون کہ رسالہ ہذا کو معائنہ کرکے متنزلزل ہدایت پائین گے اور شیعہ مدارج یقین مین انشاء اللہ ترقی حاصل کرین گے اور مخاطب فرط ندامت سے مونہہ مین ہو جاوین گے۔ والسلام من اتبع الہدیٰ۔

تمت

الحمد اللہ کہ رسالۂ ثبوت وراثت انبیاء بتاریخ ۲۸-ماہ-اگست سنہ ۱۹۰۶ع مطبع ریاض فیض نگینہ مین باہتمام خواجہ بشیر حسین کے چہپ کر شائع ہوا۔

Presented by Ziaraat.Com

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
نقشہ معرکہ کربلا۔ معہ نام سرداران		بشارت نامہ۔ یعنی وصیت نامہ	
وتعداد فوج یزید متعلقہ ہر سردار۔	ا ر	رسول مقبول قیمت	۔ ر
تعویذ ام الصبیان	۔ ر	میزان فارسی۔ جس مین فارسی کی	
تعویذ دعا گنج العرش	۔ ر	تعریف و ترتیب بطریق میزان الصرف	
دعا طاعون کلان	۰ ر	عربی ہے۔ قیمت	۳ ر
ایضاً۔ خورد۔	۔ ر	انشاء گلدستہ رقعات انشاء پردازی	
رسالہ ماس پرکاش مصنفہ سید		مین مفید کتاب ہی قیمت	۔ ر
امیر کاظم صاحب رئیس نگینہ دررد آریہ قیمت	۳ ر	انشاء دلکشا۔ چار جزی خوشخط جلی قلم	۲ ر
بچھمی کے تکتے بوٹی۔ ایضاً	ا ر	دستور الصبیان۔	۔ ر
نیوگنامہ۔ دررد آریہ	۔ ر	صفوۃ المصادر۔ دو جزی خوشخط	
ایضاً حصہ دوم دررد آریہ	۰ ر	جلی قلم قیمت	ا ر
ناول شعلہ پنہان۔ در مکالمہ		قادر نامہ	۰ ر
عفت و عصمت دو ہمشیرگان ایک		تشریح الحروف۔	۰ ر
اخلاقی ناول جس مین مردون کے		قاعدہ بغدادی	۔ ر
عیوب بڑی خوبی سے دکھلائے		حکایات لطیف	ا ر
گئے ہین۔	۴ ر	قصہ شاہ روم	۰ ر
ناول قیصر و حسینہ۔ ایک دلچسپ		کربلا۔	۰ ر
و دلگداز ناول۔	۴ ر	خالق باری۔	۰ ر

Presented by Ziaraat.Com

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
لڑکون کا کھیل۔	ا ر	تفضیح الکاذبین مصنفہ سید امیر کاظم صاحب	
شکایت نامہ	— ر	رئیس نگینہ در مناظرہ۔ قیمت	۴ ر
کنواری نامہ۔	— ر	تردید الکاذبین۔ ایضاً	۴ ر
کنوارہ نامہ	— ر	طاعون کا حکمی علاج	— ر
بیاڑہ اردو	— ر	رسالہ غسل و وضو۔	مفت
بیاڑہ ناگری	— ر	بارہ ماسہ جمنا جواہر اردو۔	— ر
اچھر دیپ ؍؍	۔	بھگتی پردیپ کا ناگری۔	۔
بال اوپدیش	۔ ر	تلخیص مرقع کربلا مصنفہ سید نذیر ناظم	
پارۂ عم۔	ا ر	صاحب رئیس نگینہ	۴ ر
پارۂ الم۔	ا ر	سچا عقیدہ۔ مصنفہ جناب علوی	
عہد نامہ	— ر	کرامت حسین صاحب بیرسٹر الہ آباد۔	۔ ر
دعائے جمیلہ۔	— ر	تاریخ جناب سیدہ۔ مصنفہ ایضاً	۲ ر
ناستیمان	۔	**کاغذات عدالت**	
محمود نامہ	۔ ر		
قصہ سیاہ پوس	۔ ر	جملہ کاغذات عدالت و رسید بہی وغیرہ	
مثنوی نہانہ عاشق بہوان	۔ ر	مطبع ہذا مین موجود ہین۔	

المشتہر خواجہ بشیر حسین مالک مطبع ریاض فیض نگینہ

Presented by Ziaraat.Com